صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2020ء بمطابق 19 ذوالحج 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًاO خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًاO يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَاOوَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَاOرَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًاO يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

(ترجمہ): اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر دی ہے جس میں یہ کافر ہمیشہ رہینگے۔ کوئی حامی ومدگار نہ پا سکیں گے۔ جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے " کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی" اور کہیں گے "اے رب ہمارے، ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے رب، ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر" اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ سلام کو اذیتیں دی تھیں، پھر اللہ نے ان کی بنائی ہوئی باتوں سے اس کی برات فرمائی اور اللہ کے نزدیک موسیٰ علیہ سلام باعزت تھا۔ وآخرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! کوئسچنز آورز ہے، پھر ان شاء اللہ اس کے بعد موقع دیتا ہوں۔ کوئسچن نمبر 6209، جناب میر کلام خان۔

* 6209 _ جناب میر کلام خان: کیاوزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) شمالی وزیرستان میں اقلیتی برادری کی بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے رہائش کا کوئی انتظام یا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): (الف) جی ہاں، نئے ضم شدہ قبائلی علاقہ جات بشمول شمالی وزیرستان میں اقلیتی برادری کی بڑھتی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے Accelerated Implementation Program کے تحت اقلیتی برادری کیلئے کالونیوں کی تعمیر کیلئے Scheme No.166/200058-F/S for construction of residential colonies for minorities in merged area districts (AIP) کو ترقیاتی پروگرام 2020-21 میں شامل کیا ہے، اس منصوبے کی کل لاگت 20 ملین روپے ہے اور امسال اس کیلئے 5 ملین روپے رکھے گئے ہیں، اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں Feasibility study کی جائے گی، Feasibility study کے بعد کالونیوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, thank you. Ji, Question No. 6230, Ms. Humaira Khatoon Sahiba.

* 6230 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر ماحولیات فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات وجنگلات میں مروجہ قوانین کے تحت کلریکل اور کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین، ایمپلائز سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ ماحولیات وجنگلات میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات، جنگلات میں مروجہ قوانین کے تحت کلریکل اور کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کا کوٹہ مقرر ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

(1) محکمہ جنگلات: گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ جنگلات میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد 32 ہے جس کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(2) محکمہ جنگلی حیات:

نمبر شمار	تعداد بھرتی	سکیل	کوٹہ	ضلع	بھرتی کا طریقہ کار
1	1	11	ایمپلائز سنز	چترال	ڈی ایس سی
2	1	03	فی میل	پشاور	ڈی ایس سی

(3) محکمہ ماحولیات:

نمبر شمار	تعداد بھرتی	سکیل	کوٹہ	ضلع	بھرتی کا طریقہ کار
1	2	3	ایمپلائز سنز	چترال	ڈی ایس سی

(4) فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن: محکمہ ماحولیات و جنگلات کے احکامات کے مطابق فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن میں بھرتی پر پابندی کی وجہ سے گزشتہ ایک سال کے دوران کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

(5) پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ: گزشتہ ایک سال میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! اس میں حسب معمول یہی بات ہے کہ یہ سوال کا جو جواب ہے، یہ پانچ ماہ بعد مجھے موصول ہوا ہے۔ دوسرا اس میں جو اہم دو چیزیں میں نے پوچھی ہیں، وہ جواب میں ہے ہی نہیں، ایک میں نے کوٹے کا پوچھا ہے کہ کوٹہ کتنا مقرر ہے؟ یہ پوچھ پوچھ کر میرے خیال میں یہ فلور کے اوپر آٹھواں، دسواں سوال ہے کہ میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ آخر معذوروں کا کوٹہ، اقلیت اور خواتین کا کوٹہ کتنا ہے لیکن کوئی کوٹہ بتا نہیں رہا، کوئی ڈیپارٹمنٹس میں اس کا پتہ نہیں یا ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹس کا پتہ نہیں یا کیا وجہ ہے؟ دوسری میں نے اس میں جو بات پوچھی ہے، وہ طریقہ کار کا ہے، اب

طریقہ کار میں جو انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ڈی ایس سی کا جو مفہوم انہوں نے دیا ہے لیکن کوئی طریقہ کار اس میں وضع نہیں کیا گیا، تو اس کا پلیز اگر مجھے بتایا جائے کہ یہ کیوں ہوا؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister Sahib.

جناب نثار احمد: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، نثار مہمند صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب نثار احمد: جی جی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مائیک ایک دفعہ پریس کریں۔ جی نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما په ضلع مهمند کښې د ماحولیاتو په حواله باندې هلته د اوسپنې کارخانې خلقو راوړې دی، د نورو صوبو والا راغلی دی او هلته ئے کارخانې جوړې کړې دی، هغې بې تحاشه ماحول خراب کړے دے، لوګی دی، تکلیف دے، خلقو ته بیمارئ لګیدلې دی، څو وارې مونږ شکایت هم اوکړو، زمونږ دې متعلقه د ماحولیاتو ډیپارټمنټ ته Applications هم راغلل، د عوامو د طرف نه خو هغې کښې هیڅ څه اونه شو، بلکه یو ورځ نیمه هغې کښې هغه کارخانې بندې شوې، بیا دوباره هغه په ډیرو قصو باندې خلاصې کړې شوې۔ زما د وزیر صاحب نه دغه خواست دے چې د ماحولیات په حواله باندې زمونږ دغه کارخانې دې بندې کړے شی او هغوی ته دې دا دغه اوکړے شی چې هغوی فلټر اولګوی او دغه مضر صحت چې کوم لوګی پریږدی او څومره تکلیف دے، بلکه دا دومره ګنجان آباد علاقو کښې هم دی، څه زما دغلنئ په هیډ کوارټر کښې دننه هم دی، زما د انتظامیې دسترګو لاندې دی، نو دغه یو ډیر لوئے تکلیف دے، د دې په حواله باندې چې وضاحت اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! حمیرا بی بی نے جو سوال کیا ہے، یہ پچھلے کئی دنوں سے ہر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Related چلا آ رہا ہے کہ Disable کیلئے اور خواتین کیلئے کتنا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے؟ لیکن کوئی ڈیپارٹمنٹ اس پر جواب دینے کیلئے تیار نہیں ہے جبکہ Disable مینارٹی اور خواتین کیلئے باقاعدہ طور پر سی ایم نے جو اعلان کیا تھا، اس پر کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ عمل نہیں کر رہا ہے، نہ صرف میں فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہی ہوں بلکہ سب ڈیپارٹمنٹ ایسا کر رہے ہیں اور دوسرا چونکہ ماحولیات

کی بات ہوئی، میری Colleague نے بات کی ہے تو میں منسٹر صاحب کو آپ کے توسط سے ایک Suggestion دینا چاہتی ہوں کہ ایک ایسی جگہ ہمیں مختص کر کے دیں کہ جس میں ہم ایک سو چوالیس لوگ جو اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جا کر وہاں پر پودے لگائیں، وہاں پر اس کو خیبر پختونخوا اسمبلی 2018 کا نام دیں اور پھر اس کے بعد یہ ایک روایت جو ہے وہ شروع ہو جائے گی تو ہر پانچ سال کے بعد جب آئیں گے، اگر ایک سو چوالیس پودے لگتے ہیں تو اس سے ماحولیات میں بہت زیادہ اثر بھی پڑے گا اور اس سے ہمارے جو درخت ہیں وہ بھی پھلیں گے اور پھولیں گے، تو ماحولیات کے حوالے سے میری یہ تجویز تھی۔ یہ نارٹی اور Disable کے کوٹے کیلئے یہ ضرور میں بھی بات کرتی ہوں، دوسرے لوگ بھی بات کرتے ہیں لیکن ہمیں Satisfactory جواب نہیں ملتا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اشتیاق ارمڑ صاحب۔

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح حمیرا بی بی نے بات کی ہے، کوٹے کی بات کی ہے، کوٹہ ابھی جو میں نے معلومات کیں کہ معذور اور Disable لوگوں کیلئے ہمارا کتنا کوٹہ ہونا چاہیئے؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک سے لیکر دو فیصد، لیکن ابھی Confirm نہیں ہے، مجھے Confirm کر کے وہ بتائیں گے تو پھر میں آپ کو بتاؤں گا۔ اس طرح آپ نے جو Employees کے بارے میں پوچھا تھا، یہ جو ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی ہوتی ہے جو آپ بتا رہی ہیں، ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی ہے، اس کے Through ہوتی ہے، جو ہمارے کلرکس ہوتے ہیں، جو ہمارے اور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے پوچھا تھا کہ یہ Eighteenth Amendment کے بعد وہ ہمارے پاس نہیں تھا، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، وہ اس میں ہم بھرتی نہیں کر سکتے تھے، ایف ڈی سی میں ہم بھرتی نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ باقی جن جگہوں پر آپ کو ساری تفصیل دی ہوئی ہے، آپ اس کو دیکھ لیں، اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو پھر بات کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق صاحب، ان کے دو آنریبل ممبرز کے جوابات جو ہیں۔

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: اچھا، مجھے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب!

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: میرے بھائی نے مجھے بتایا کہ وہاں پر کچھ کارخانے جو کہ Eighteenth Amendment کے بعد جو ہمارے Merged areas کی بات کر رہے ہیں، ابھی وہ

ہمارے پاس آئے، ابھی ہم وہ سٹاف بھی بھیج رہے ہیں، آفسز بھی کھول رہے ہیں، ان شاء اللہ ان کا جو بھی مسئلہ ہے، اگر یہ چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ ان کو بٹھا بھی دینگے، ان کا جو بھی مسئلہ ہے وہ ہم سب کا مسئلہ ہے، Environment کا مسئلہ سب کا مسئلہ ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی Compromise نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نے بھی ایک تجویز دی ہے، اشتیاق صاحب! آپ نوٹ کرتے جائیں، آنریبل ممبرز آپ سے کوئسچنز پوچھتے ہیں تو آپ نوٹ کرتے جائیں۔

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: نگہت بی بی نے جس طرح مجھے کہا ہے، ٹھیک ہے، نگہت بی بی نے جس طرح مجھے اشارہ دیا ہے، بالکل میں خوش ہوں کہ آپ لوگ آئیں، جس طرح کل آپ لوگوں نے ہماری مدد کی ہے، میں خوش ہوں کہ اس طرح دوبارہ بھی آپ ہماری مدد کرینگے جس طرح پورے پاکستان اور بالخصوص میں ساری پارٹیوں کا اور اپنی پارٹی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، سب پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے ان لوگوں نے Participate کیا، ہمارے کے پی کا ٹارگٹ کل بیس لاکھ تھا، پورے پاکستان کا پینتیس لاکھ تھا لیکن اللہ کے فضل سے ہم تیس لاکھ سے اوپر گئے، بیشک آپ آئیں، مجھے خوشی ہو گی، میں آپ کو Invite کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تمام آنریبل ممبرز سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ دو سپلیمنٹری کوئسچنز میں لوں گا تاکہ تمام کوئسچنز کے جوابات آسکیں۔ ایک دفعہ جب منسٹر صاحب اس کا Reply دے دیں تو اس کے بعد میں کسی ممبر کو موقع نہیں دوں گا۔ کوئسچن نمبر 6239، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6239 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے مساجد کے خطباء اور امام کیلئے ماہانہ تنخواہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تھا:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس مقصد کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس فیصلے کے تحت صوبہ بھر میں مستفید ہونے والے خطباء اور امام مساجد کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز اگر اس فیصلے پر عمل نہیں کیا گیا تو آیا حکومت اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی نہیں، گزشتہ صوبائی حکومت نے مساجد کے خطباء اور امام کیلئے ماہانہ تنخواہ مقرر کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔

(ب) اس مقصد کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی، اس لئے تا حال اس سے کوئی بھی مستفید نہیں ہوا، البتہ آئمہ جامع مساجد اور اقلیتی مذہبی پیشواؤں کیلئے ماہانہ دس ہزار روپے اعزازیہ زیر غور ہے۔(ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔) رقم کی تقسیم کیلئے محکمہ اوقاف خیبر پختونخوا نے اکاؤنٹنٹ جنرل آفس پشاور کی مشاورت سے Fund Flow Mechanism تیار کر کے محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا کو برائے منظوری ارسال کیا ہے جو کہ زیر غور ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ سوال کا جو جواب ہے اس میں بہت زیادہ Contradiction ہے۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا وہ آئمہ کرام، مساجد کے خطباء اور امام کرام کی تنخواہوں کے بارے میں تھا جس میں میں نے سوال اور جز نمبر (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی تنخواہیں مقرر نہیں کی گئیں، جبکہ اس سوال کے جز نمبر (ب) کا جو جواب ہے، اس میں لکھا گیا ہے کہ ہم دس ہزار کی تنخواہوں کے اوپر اعزازیہ کے طور پر سوچ کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ Fund Flow Mechanism کا طریقہ کار جو ہے وہ بنانے جا رہے ہیں۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ اگر انہوں نے نہیں کہا ہے کہ ہم نے تنخواہیں مقرر ہی نہیں کیں تو پھر کس چیز کے اوپر یہ اعزازیہ اور یہ چیزیں اور اس کیلئے فنڈ Allocate ہو رہا ہے اور یہ سوچ رہے ہیں، اگر انہوں نے کیا ہے تو پھر اوپر انہوں نے "نہیں" کا جواب کیوں دیا ہے؟ اور ویسے بھی میرا یہ خیال ہے کہ ہمارے علمائے کرام کیلئے جو ہمارے دین کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہیں، وہ ہماری مساجد، ممبر اور محراب کو سنبھالے ہوئے ہیں تو دس ہزار کی تنخواہ ویسے بھی آپ دیکھیں، آپ کے پروفیسرز اور آپ کے میڈیکل یونیورسٹیز میں جو پڑھانے والے اساتذہ کرام ہیں یا وہ لوگ، ان کی تنخواہیں کا تناسب آپ نکال کر دیکھیں تو میرے خیال میں پہلے اس سوال کا یہ مسئلہ حل کرائیں کہ مقرر ہے، یہ مجھے پتہ ہے کہ تنخواہیں مقرر ہیں لیکن انہوں نے تو شروع ہی میں "نہیں" کا جواب دیا ہے، "نہیں" کا جواب محکمہ خبر نہیں، کیا پتہ ہے، مجھے اس کا نہیں پتہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں متعلقہ وزیر کی توجہ چاہوں گا۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

ارباب جہانداد صاحب! اجمل خان صاحب! آپ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال انتہائی Important ہے، اگر حکومت اس کو Implement کرتی ہے تو میں خود حکومت کو اس پر خراج تحسین پیش کروں گا۔ سچی بات ہے کہ اس کو دل سے Acknowledge کروں گا کیونکہ مساجد اور مدارس کا انتظام وانصرام ہمارے Constitution کے مطابق حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ چندوں پر نہیں چلنا چاہیئے بلکہ حکومت کے فنڈز پر یہ ساری چیزیں آئمہ کرام کے Stipends کے ساتھ ساتھ ان کا جو باقی بجلی اور Maintenance کا اور آپریشن کا فنڈ وہ بھی اس کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ سوال میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا پرانا پراجیکٹ ہے، آپ نے لکھا ہے کہ ابھی تک ان کو پیسے نہیں ملے ہیں، البتہ آپ نے End میں لکھا ہے کہ جو اس کا فنڈ ٹرانسفر کا میکینزم ہے، اس کو Evolve کیا گیا ہے، ہم اس پراجیکٹ کو Implement کرنا چاہتے ہیں، یہ Open handed ایک بات ہے کہ ہم اس کو Implement کرنا چاہتے ہیں، اس کے تین چار سال ہو گئے ہیں، حکومت ہمیں Specifically بتادے، ٹائم فریم بتادے کہ اس ٹائم فریم کے اندر اندر اس پراجیکٹ کو وہ Implement کرینگے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ، Sorry نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! ابھی دو دن پہلے میں پڑھ رہی تھی، اخبار میں تھا کہ اس کیلئے طریقہ کار وضع ہو رہا ہے اور فنڈ دیا جارہا ہے، بجٹ میں بھی Allocation ہوئی ہے، اگر ادھر یہ جواب دیا جارہا ہے جو میرے خیال میں یہ نہیں دیا جارہا ہے، اس کا ہونا چاہیئے، کمیٹی میں ریفر ہونا چاہیئے کہ کیا طریقہ کار ہے؟ کیونکہ بجٹ میں Allocation اگر ہوئی ہے تو کیوں نہیں دیا جارہا ہے؟ دوسری میری ریکویسٹ ہوگی کہ یہ اعزازیہ نہیں ہونا چاہیئے، اگر ہم دیکھیں تو مرکز میں جتنی بھی مساجد ہیں وہ اوقاف کے اندر ہیں اور تمام آئمہ کرام ہیں، ان کو گریڈ چودہ کے برابر تنخواہیں اور دیگر مراعات دی جارہی ہیں، اگر ہم ان کے ساتھ، تو پھر کیوں Contradict کر رہے ہیں، ہم ایک اعزازیہ پر ان کو کیوں ٹرخا رہے ہیں؟ جس طرح ہمارے مرکز میں تمام ہماری جو مساجد ہیں، ادھر پالیسی چل رہی ہے کہ گریڈ چودہ کے برابر ان کو تمام اعزازیہ دیا جارہا ہے، ان کو تنخواہیں دی جارہی ہیں، ان کو مراعات دی جارہی ہیں، ادھر ہمیں صوبے میں بھی اس کو Implement کرنا چاہیئے، تو میرے خیال میں اس کو ایک ساتھ کرنا چاہیئے، اس کو اگر کمیٹی میں ریفر کریں، ہمیں مرکز کا دیکھنا چاہیئے کہ مرکز میں جو طریقہ کار ہے، اس کے مطابق کریں تو بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آگیا، آپ Minister concerned سے، میڈم، Minister concerned سے صرف دو دو سپلیمنٹری سوال کرتے ہیں، دو ہو گئے ہیں۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں پہلے، حمیرا بی بی کو جو "نہیں" کا جواب دیا گیا ہے، یہ اس کا دیا گیا ہے کہ جو تنخواہ ہے، یہ تنخواہ نہیں ہے، یہ اعزازیہ ہے، "نہیں" کا جواب انہوں نے جو مانگا تھا کہ کوئی تنخواہ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ نہیں کیا گیا؟ یہ تنخواہ نہیں تھی، یہ اعزازیہ تھا، اس لئے جو ان کا جواب "نہیں" میں دیا گیا، ان کا جو جواب ہے وہ اس لئے "نہیں" میں دیا گیا ہے کہ تنخواہ نہیں ہے، یہ اعزازیہ ہے۔ اس مقصد کیلئے ابھی تک کوئی رقم مختص نہیں گئی ہے، ان شاء اللہ ہماری سی ایم صاحب کے ساتھ دو تین میٹنگز ہوئی ہیں، ہم اس پر وہ کام کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ابھی بہت جلد ہو جائے گا اور یہ ابھی تک التواء میں پڑا ہوا ہے، یہ اس کا جو Fund Flow Mechanism کیلئے ہم نے محکمہ خزانہ کو اپنی تجاویز ارسال کی ہیں، ان شاء اللہ میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد ہماری بھی خواہش ہے، ہمارے سی ایم صاحب کی بھی خواہش ہے کہ جلد سے جلد اس کو اعزازیہ مل جائے، اس لئے اس کو اعزازیہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تنخواہ نہیں ہے، یہ اعزازیہ ہے کیونکہ تنخواہ کا پھر کچھ اور Para میں لیا جائے گا، اس کیلئے اعزازیہ دس ہزار روپے زیر غور ہے، جو لسٹ ہے وہ فراہم کر دی گئی ہے، تقریباً یہ بائیس ہزار، چوبیس ہزار کے لگ بھگ آئمہ کرام ہیں، ان کیلئے 2.6 بلین اس پر سالانہ اخراجات آئیں گے، ان شاء اللہ ہم اس میں مخلص ہیں، سی ایم صاحب کو وہ دیا گیا ہے کہ فوری طور پر جلد از جلد اعزازیہ شروع کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Humaira Khatoon Sahiba, satisfied?

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہی ہماری آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ اگر آپ اس کو اعزازیہ کے بجائے تنخواہ کا لفظ استعمال کریں، اس لئے کہ اعزازیہ میرے خیال میں مجھے نہیں پتہ لیکن اعزازیہ تو ایک ایسی چیز ہے کہ وہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے، وہ کوئی طے شدہ فارمولہ نہیں ہوتا، مستقل بنیادوں پر نہیں ہوتا، لہذا اس کو مستقل بنیادوں پر کر کے اس کا لفظ کو اعزازیہ کے بجائے تنخواہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! یہ جو تنخواہ کا لفظ استعمال ہو رہا ہے، پھر تنخواہ کیلئے Proper طور پر ٹیسٹ لیا جاتا ہے، یہ تنخواہ نہیں ہے، یہ اعزازیہ ہے، ہم نہ اس کیلئے کوئی ٹیسٹ لے رہے ہیں، نہ ہی اس کی کوئی Scrutiny ہو گی، تو اس لئے تنخواہ کا لفظ اگر استعمال کرینگے تو پھر اس کیلئے سرکاری ٹرانسفر بھی ہونگے، اس کے ساتھ یہ Non-transferable ہے، اس لئے مسجد کی کمیٹی ہمیں وہ

کرے گی، جو امام مسجد ہے، اس لئے ہم وہ اعزازیہ دینگے، اس لئے بی بی سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ تنخواہ نہیں ہے، اگر تنخواہ ہمیں دینی ہے تو پھر اس کیلئے Proper tests لینے پڑیں گے، اس کیلئے پھر مولوی صاحبان کو ٹرانسفر کرنا پڑے گا، اس وجہ سے ہم ان کو اعزازیہ دینگے، ان شاءاللہ یہ ہماری حکومت کا Vision ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! جب مرکز میں یہ Exercise کی جارہی ہے، مرکز میں یہ Practice ہو رہی ہے تو میرے خیال میں اگر ہم صوبے میں ایک اچھا اقدام کرنے جارہے ہیں، یہ ہمارا اور آپ کی حکومت کیلئے بھی ایک بہتر قدم ہوگا، ان کے دلوں میں اچھی جگہ بنانے کیلئے بھی، اگر اس پر اب سوچا جائے کہ مرکز میں جو Exercise یا Practice ہو رہی ہے، اس کو اپنایا جائے، اس پر تھوڑا سا ہوم ورک کرلیں، میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: بی بی، ٹھیک ہے، ان شاءاللہ ہم اس پر غور کرینگے، سی ایم صاحب سے بات کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Satisfy یئ؟

محترمہ حمیرا خاتون: جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 6289, Ahmad Kundi Sahib.

* 6289 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Minerals be please to state:

(a) Is it true that every year the department is collecting revenue, tax, cess in connection with mines and minerals;

(b) If the answer of (a) is in affirmative then:

(i) How much revenue, tax, cess has been collected from mines and minerals in 2019;

(ii) Complete detail of the same, showing names of mines and minerals alongwith total revenue received from each in 2019 may be provided?

Mr. Muhammad Arif (Special Assistant for Mines & Minerals):Reply by Mr. Shaukat Ali Yousafzai Minister for Labor:

(A) True to the extent that Minerals Development Department is regulating the Mineral Resources under the Mines and Minerals Act, 2017 and is collecting Royalty, Rent, Fee alongwith withholding tax under Head of Federal Government and professional Tax under head Excise Department of Khyber Pakhtunkhwa, however, it is necessary to mention that record pertaining to royalty, rent and fee are collected on monthly as well as yearly basis.

(B) (i) Detail of Cumulative Revenue collected under Head of Royalty, Fee and rent is provided to the honourable House.

(ii) Detail of district-wise mineral production is also provided to the honourable House.

جناب احمد کنڈی: سر، اس پر میں Reply سے مطمئن ہوں، میں صرف سپلیمنٹری سوال میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Tribal merger کے بعد جو ہے، کیونکہ کافی Settled districts کی ساری ڈیٹیل آچکی ہے، پروڈکشن کے حوالے سے بھی اور پیسوں کے حوالے سے بھی، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Tribal districts کیلئے 2019 میں یا 2020 میں کیونکہ Tribal ہمارا بڑا Rich area ہے، Mineral اور Mines کے حوالے سے، اس کی کیا پالیسی ہے، اس میں کیوں ریونیو Generate نہیں ہوا یا Future میں اس کیلئے کیا پالیسی ہے؟ اگر اس پر تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! زما د دې سره Related question دا دے، د معدنیاتو په حواله باندې چې کوم زمونږه Cess او دوئ معدنيات اخلی، کوم ټیکس اخلی نو د دې د پاره د ماربل چې کوم Per ton ninety rupees دی، د هغې نه د څلويښت ټنو نه چالیس ټرکونه جوړيږی، د رې زره او شپږ سوه هغوی هلته Collect کوی، پانچ هزار وپئ د یو ټرک نه، دغسې څوارلس سوه، دا څوارلس سوه روپئ چرته ځی؟ د دې وضاحت غواړو۔ بل دا جی کنړا چې کوم مونږه ورته Scrape وایو، هغه Scrape هم دوئ په ماربلو کښې اچولی دی چې د Scrape ګاډی ټول په څلور زره او درې زره خرڅيږی او دوئ پرې ټيکس دومره لګوی چې څومره دوئ په غټ بولډ یا بلاک باندې لګوی، نو دا هم نا انصافی ده ځکه چې په هغې کښې وړکوټے کاروبار په مینځ کښې متاثره دے، ډیر په تکلیف دے، نو لهذا د دې هم وضاحت غواړو چې دغه د کم کړے شی او د هغې د پاره

دي، دا ځکه چې هغه د Scrape په دغه کبنې راوستلې شي۔ بله دا چې دوئ هلته په يکه غونډ کبنې په سائز باندې کټ شوی کله چې تاسو Mining کوئ او هغه بيا راشی انډسټری ته او هغه Industrial product شی، بيا هغه د دوئ د دغه نه اووتلو، د دوئ Jurisdiction يا د دوئ په احاطه کبنې نه راځی، دوئ په هغه سائز باندې هم ټيکس اخلی، دوئ په کرش باندې هم ټيکس اخلی، لهذا د دغه پيسه ډيره زياته په مقدار کبنې راټوليږی، زما دغه ټوله ټهيکه بتيس کروړ روپئ باندې ټينډر شوې ده او هغه پيسې چې دی، د هغې نه علاوه ډيرې زياتې نورې په دېکبنې جيبونو ته راځی، لهذا د دغې وضاحت چې اوشی او دغه کوم Access چې کيږی دغه دې بند کړے شی۔ Scrape کنډا ته لاړ شی او د انډسټريل چې کوم Products دی، په هغې دې دوئ ټيکس نه اخلی جی، مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Concerned Minister, to respond جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، انہوں نے جو Specific بات کی ہے، اس حوالے سے میں، اگر یہ تھوڑی دیر بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈیپارٹمنٹ کو میں ان کے ساتھ بٹھادوں گا لیکن جو Specific question ہوا ہے، منرل ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو Resources ہیں، اس کے ساتھ یہ 2017 کا جو ایکٹ ہے Mines and Minerals Act اس کے تحت منرل ڈیپارٹمنٹ اپنے Resources کو Regulate کرتا ہے۔ اس میں دو قسم کی جو Royalty range alongwith holding tax ہے اور یہ Under the head of Federal Government اور اس طرح پروفیشنل ٹیکس جو ہے وہ Under the head of Excise Department یہ ہے، وہ یہ Collect کرتا ہے اور اس میں جو انہوں نے اعداد و شمار مانگے ہیں کہ کتنے Collect ہوئے ہیں اور کس کس ضلع سے ہوئے ہیں؟ تو تقسیم Annex I and II میں دے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور ہے تو یہ ڈیپارٹمنٹ تو کسی اور کا ہے، ان کو کوئی Specific چیز چاہیئے تو پھر بیٹھ جائیں گے، ڈیپارٹمنٹ والے موجود ہیں، میں ان کے ساتھ ان کو بٹھا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب اور نثار محمد خان صاحب، آپ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں اور جن جن چیزوں کی آپ کو ضرورت ہوگی وہ شوکت یوسفزئی صاحب آپ کو Provide کرینگے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ایک چیز جو انہوں نے Specific merged areas کے حوالے سے پوچھی ہے، قانون سازی تو ہو چکی ہے، آپ کو پتہ ہے، Next year سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب چیزیں وہاں Implement ہونگی۔ میں نے اس لئے کہا کہ اگر آپ کو اور تفصیل چاہیئے یا اس کے علاوہ آپ کے ذہن میں کوئی چیز ہے تو ڈیپارٹمنٹ والے موجود ہیں، میں آپ کے ساتھ بٹھا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6296، جناب سراج الدین صاحب، موجود نہیں ہیں۔ کوئسچن نمبر 6362، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 6362 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ڈپٹی کمشنر آفس پشاور کے احکامات پر جونیئر کلرکوں کی دو Tentative Joint Seniority Lists مورخہ 10 نومبر 2017 اور 30 اکتوبر 2018 کو جاری کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جاری شدہ لسٹوں میں کسی کو آگے پیچھے نہیں کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جاری شدہ لسٹوں میں درج دو ملازمین بطور نائب تحصیلدار تعینات ہوئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ دونوں جاری شدہ لسٹیں حقیقت پر مبنی اور درست ہیں، اس میں کسی بھی ملازم کی حق تلفی یا حقائق کے برعکس دوسرے ملازمین پر ترجیح تو نہیں کی گئی ہے، نیز جاری شدہ لسٹوں میں دو ملازمین بطور نائب تحصیلدار کس قانون اور کن حکام کے احکامات پر تعینات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا): (الف) جی نہیں، ڈپٹی کمشنر پشاور نے جونیئر کلرکس کی جو سنیارٹی لسٹ 10 نومبر 2017 کو جاری کی ہے وہ برائے سال 2017 کی ہے جبکہ 30 اکتوبر 2018 کو جاری ہونے والی لسٹ وہ سال 2018 کی ہے، دونوں لسٹیں الگ الگ سالوں کی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جی نہیں، ان سنیارٹی لسٹوں میں کسی کو بھی آگے پیچھے نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی کی حق تلفی کی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں، پولٹیکل محرر کی ڈویژنل سنیارٹی لسٹ سال 2017 سے مسمی ذوالفقار جبکہ سال 2018 کی سنیارٹی لسٹ سے روشن لال اپنی باری پر دس فیصد کوٹہ میں سے قانون کے مطابق تعینات کئے جا چکے ہیں، ڈویژنل سنیارٹی لسٹ کی کاپیاں سال 18-2017 بالترتیب ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(د) مذکورہ دونوں جاری شدہ سنیارٹی لسٹ حقیقت پر مبنی ہیں، پولٹیکل محرر کی جوائنٹ سنیارٹی لسٹ جو کہ ڈویژن کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے، مذکورہ دونوں پولٹیکل محرد مسمی ذوالفقار اور روشن لال اپنی باری پر بذریعہ محکمانہ پروموشن کمیٹی بحیثیت نائب تحصیلدار ترقی پا چکے ہیں، ترقی آرڈرز بالترتیب ایوان کو فراہم کئے گئے۔

مذکورہ ترقی کے احکامات تحصیلدار / نائب تحصیلدار سروس رولز کے مطابق مجاز آفیسر SMBR کی اجازت سے جاری کئے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: مننه، جناب سپیکر صاحب! ما چې کوم تپوس کړے وو، په دیکښې دا تاسو جز (ب) اوګورئ، په دیکښې ما د لسټونو تپوس کړے وو چې آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جاری شدہ لسٹوں میں کسی کو آگے پیچھے نہیں کیا گیا ہے؟ په دیکښې بالکل دوئ غلط بیانی کړې ده او چې دوئ کوم لسټونه رالیږی، دیکښې چې کوم آرډر دے جی، هغه بالکل په هغې کښې دوئ Changes راوستی دی او تاسو اوګورئ، تاسو سره د دے Already، په دیکښې دلته یو لسټ کښې تهری نمبر باندې تاسو اوګورئ چې کوم په 30-10-2018 باندې دے، هغه بیا که تاسو دلته په بل لسټ کښې اوګورئ، د هغې Date تاسو اوګورئ جی، دا لسټ تاسو چې کوم تهری والا اوګورئ، دا بل ځائې کښې په Thirteen number باندې دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، دا کوم لسټ چې تاسو یادوئ-----

محترمہ شگفتہ ملک: تاسو جی یو سیکنډ، زمانه خپله ګډوډ شوی دی، په دیکښې چې تاسو اوګورئ 10-11-2017 باندې، په دیکښې تاسو اوګورئ، په Nine number باندې چې کوم ماته کوم کس ښودلے دے، دا په دویم لسټ کښې تاسو

اوگورئ، دا په Fifteen number باندې دے ، دغه شان بیا تاسو اوگورئ جی، په دیکښې په Fourteen number باندې په لسټ کښې دوئ ماته په 10-11-2017 ئے چې کوم رالیږلی دی، دا په دویم لسټ کښې بیا تهری نمبر ته راغلے دے ، د Fourteen نه دا کس بیا تلے دے تهری نمبر ته، دغه شان بیا تاسو اوگورئ په Seventeen number باندې چې کوم کس دے دا بیا په بل لسټ کښې Fifteen number باندې دے ، مطلب تاسو دې ته اوگورئ چې دا سوال چې کوم ما کړے دے او د دې جواب چې ماته دوئ کوم راکړے دے نو په هغې کښې په لسټونو کښې د دوئ په آرډرز کښې ټول دوئ جی، Sorry to say خو غلط بیانی ئے کړې ده او زه دا وایم چې دا کوم دی نو د دې حوالې سره ظاهره ده منسټر صاحب به هغه اوکړی خو زه په دې باندې نه یم مطمئنه، په لسټونو کښې Dates څه دی او پروموشنز چې کوم دی هغه ټول غلط دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ زه ستاسو توجه دې لسټ ته راولم چې کوم زما محترمه شگفته ملک اووئیل، دا دے ، Revised tentative joint seniority list of Junior Clerks, working in BPS-11, working in the offices of DC, AC and Treasury and Accounts in district Peshawar تاسو نه جی زه دا تپوس کوم چې تاسو سیریل نمبر پندره باندې اوگورئ،The name is Mr. Farooq Arif، د ده ئے دا اووئیل چې Date of appointment proposed against the present post----
-

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! دا کوم ځائې او په کوم سیریل نمبر باندې دے ، کوم سیریل نمبر باندې چې تاسو وایئ، سیریل نمبر کوم یو دے ؟ سیریل نمبر اووایئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سیریل نمبر چې کوم دے هغه پندره دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سیریل نمبر پندره دے فاروق عارف، دا تاسو اوگورئ چې لوکل گورنمنټ آر ډی ډی نه ډی سی آفس ته څنگه راغلے دے ؟ دا تاسو

اوګورئ سیریل نمبر او کالم Method of recruitment هم اوګورئ او Date of adjustment تاسو اوګورئ او Date of promotion، اوس سوال دا پیدا کیږی چې دلته خو صرف قانون یا داسې رولز نشته، دا د جونیئر کلرک، His appointment is made through initial recruitment ایډورټائزمنټ به کیږی، په دیکښې نه ایډجسټمنټ کیدے شی د بل ډیپارټمنټ نه، دوئ وائی چې د آر ډی ډی نه سرے ئے راوستے دے او ډی سی آفس کښې ئے Under which law? نو دا ده دغه کړے دے۔ دغسې دوئ د بهر آفس نه پشاور کښې د نارتهـ ډویژن نه سړے راوستے دے، دغسې سیکرټری آر ټی اے نه سړے راغلے دے نو دا ایډجسټمنټ کیدے نه شی، دا خو ریکروټمنټ کیږی او ډائریکټ هم پرې کیږی، نو په دې د ماله چې کوم Concerned Minister Sahib یا تاسو چې چاته اووایئ چې د دې جواب ورکړی، دا Under which law دا شوی دی؟ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ماته پرون خپل اے سی د بیګاه نه ټیلی فون اوکړو چې سحر له زمونږه دغه ټائیګر فورس ځی او هلته به افتتاح کوی، په دغه کښې په دې بره غر کښې او تاسو مهربانی اوکړئ که داسې تاسو مونږه سره لاړ شئ نو ښه به وی، نو ما وئیل چې تاسو د ټائیګر په دغه کښې ځئ، د دوئ په نګرانئ کښې ځئ او کنه ټائیګر به ستاسو په نګرانئ کښې ځی؟ زه دا وایم چې دا په کښې کوم فورس دے یا د دوئ څه ډیوټی ده؟ دا د اوړو چې کوم تقسیم وو نو هغه ئے سمګلران دی، تاجران نه دی، سمګلران دی، هغوی ئے ورکوی او دا چې کوم تاسو ورته وایئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، څنګه چې خوشدل خان او میډم اووئیل هغه شان -----Concerned Minister

جناب بہادر خان: دا دې سره دے کنه، د دوئ ټائیګر پرون تلی دی او هلته کښې تنخواه ورکوی او که څه ورکوی، دا کوم فورس دے، د دې لږ ورسره وضاحت اوکړئ کنه، د هر یو څیز افتتاح او د هر یو څیز دغه کوی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond?

کون اس کا Respond کرے گا؟ .Concerned Minister

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! یہ جوانہوں نے بات کی ہے، اگر شفافیت کی بات ہے تو بالکل میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں، جس قسم کی انکوائری یہ چاہتے ہیں، کیونکہ سنیارٹی لسٹ ڈویژن کی سطح پر بنتی ہے، اگر ان کو کوئی شک ہے یا ان کو کوئی وہ ہے، ان کے پاس کوئی Proof ہے، اگر یہ کمیٹی میں بھی لے جانا چاہتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم شگفتہ ملک۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی بالکل دا سې ده چې زما ریکویسټ به دا وی جی، په دیکښې ډیرې زیاتې خبرې دی او ظاهره خبره ده چې که فلور باندې دا دویم ټائم نه وی نو دا د کمیټئ ته لاړ شی چې په دیکښې ډیټیل کښې خبرې اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ئے کمیټئ ته ریفر کوئ؟

وزیر محنت وافرادی قوت: جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the question No. 6362 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 6362 may be referred to the concerned Committee. Question No. 6461, Janab Siraj uddin Sahib, not present, it lapsed. Question No. 6361, Shagufta Malik Sahiba.

* 6361 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں پوسٹنگز / ٹرانسفرز ریونیو بورڈ اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے کی جاتی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب مثبت میں ہو تو موجودہ اسسٹنٹ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کے دورانیہ میں تا حال کتنی پوسٹنگز / ٹرانسفرز کس قانون اور کن حکام کے احکامات پر کی گئی ہیں، تمام آرڈرز کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز موجودہ اسسٹنٹ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کے بھرتی آرڈرز، پروموشنز، پوسٹنگ آرڈرز اور سابقہ سروس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ اسٹیبلشمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 30-10-2017 سے پہلے محکمہ میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی پوسٹنگ / ٹرانسفر اسٹیبلشمنٹ سیکشن کے ذریعے مجاز آفیسر ایس ایم بی آر کی اجازت سے کی جاتی تھی جو کہ مذکورہ بالا تاریخ کے بعد اختیارات ڈویژنل کمشنر کو سپرد کئے گئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) موجودہ اسسٹنٹ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کے دورانیہ میں تاحال تحصیلدار / نائب تحصیلدار کی پوسٹنگز / ٹرانسفرز سینیئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی اجازت سے کی گئی ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔ موجودہ اسسٹنٹ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کی بھرتی آرڈرز، پروموشن آرڈرز اسسٹنٹ سیکرٹری، پوسٹنگ آرڈر اسسٹنٹ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ملاحظہ ہوں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔ سابقہ سروس میں مذکورہ اسسٹنٹ سیکرٹری نے سال 2001 سے لیکر 2010 تک پریزائیڈنگ آفیسر ریونیو Appellate Court Peshawar کے ساتھ بحیثیت Reader ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، دا ما چې کوم تپوس کړے دے، په دیکښې تاسو اوګورئ چې ما کوم سوال کړے دے، په هغه جواب کښې تاسو اوګورئ چې اول خو دوئ پخپله دا خبره کوی چې دا به په 30-10-2017 د تحصیلدار او نائب تحصیلدار دا ټول پوسټنګز / ټرانسفرز چې دی نو دا به د اسټبلشمنټ، ایس ایم بی آر کی اجازت سے کی جاتی تھیں، ټهیک شوه جی، د دې نه پس بیا دوئ وائی چې دا اختیار ډویژنل کمشنر سره وو۔ بیا ما چې دیکښې تپوس کړے دے، په دیکښې که تاسو اوګورئ جی، زه تاسو ته هغه ټول ډیټیل، دلته دوئ لیکلی دی 30-10-2017، بیا په دیکښې زه تاسو ته هغه آرډرز ښایم چې کله دوئ کړی دی، په دیکښې جی 05-04-2018 که تاسو اوګورئ، په دیکښې سیریل نمبر تهری باندې چې کوم کس دے، د ده آرډر ایس ایم بی آر کړے دے، دا ډویژن کمشنر نه دے کړے۔ د دې نه علاوه بیا که تاسو اوګورئ، دا پیج نمبر خو I don't know، دېکښې جی دا بل یو آرډر دے، دا شوے دے په 30-10-2017 باندې، دا هم د ایس ایم بی آر آرډر دے، د ډویژنل کمشنر نه دے۔ دې نه علاوه دا سې بلها شے دیکښې آرډرز دی، دوئ پخپله چې د کوم سوال جواب ماته راکړے دے، پخپله ئے په هغې کښې منلی دی چې د دې تاریخ نه پس به دا ایس ایم بی آر نه کوی، دا به ډویژنل

کمشنر کوی، د هغې باوجود جی، باقاعده Date دیکښې ټاکلے شوے دے چې دا ایس ایم بی آر کړی دی۔ دې نه علاوه دیکښې یو سټینو ګرافر دے نو اوس هغه کس چې تاسو پروموشن ورکوئ، د ده کیډر تاسو Change کړے دے، یو سټینو ګرافر چې دے هغه تاسو نائب تحصیلدار پوسټ ته راولئ نو دا خو مطلب Cadre change شو، نو د دې پاره ستاسو قانون څه دے؟ او بل دا ده چې دا تاسو د اسمبلئ نه دا Approval اغستے دے، دا څه طریقه کار باندې یو سټینو ګرافر تاسو به دغه پوسټ کیښنولے دے؟ نو دا چې کوم کوئسچن دے، دا به مو هم ریکویسټ وی منسټر صاحب ته، ډیره مننه خو که دا هم تاسو دې سره Club کړئ ځکه چې دا Same دغه دی، ایشوز دی نو دا به لړ په کمیټئ کښې په ډیټیل کښې ډسکس شی جی، تقریباً Same Questions هغه یو دی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جی دا کمیټئ ته د تلو هډو څه ضرورت نشته، دیکښې Already هغوی ورکړی دی چې دا کوم Date ئے ورکړے دے، د دې نه مخکښې چې دے، دا د ایس ایم بی آر په سفارش باندې به کیدو، اسټبلشمنټ به کولو، هغې نه پس هغه کمشنر ئے کوی، نو دیکښې خو څه شته نه، پورا ډیټیل ئے ورکړے دے چې دا پوسټنګ شوے دے، دا ټرانسفر شوے دے، زما په خیال د دې کمیټئ تلو ته څه ضرورت نشته۔

جناب ډپټی سپیکر: جی، میډم۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه دا وئیل غواړم چې دوئ پخپله ماته په جواب کښې دا وائی چې د 30-10-2017 نه چې مخکښې څومره وو، دا ایس ایم بی آر کول، دې نه پس چې کوم دی دا به ډویژنل کمشنر کوی او بیا چې کوم آرډر دوئ ماله راکړے دے، د دې Date نه پس جی، د 2018 چې څومره آرډرز شوی دی، دا ټول د ایس ایم بی آر په آرډر شوی دی،.دا ډویژنل کمشنر نه دی کړی، زه د خپل سوال خبره کوم جی، د دوئ سوال چې کوم دے د هغې جواب چې دے، دوئ چې ماله کوم جواب راکړے دے نو دا ټول آرډرز د ایس ایم بی آر په آرډر شوی دی، ځکه دا وایم چې دا دې سره تاسو Club کړئ نو دا به ډسکس کړو جی۔

جناب ډپټی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ضرورت نشته خو Already چونکه ریونیو ډیپارټمنټ د دوئ هغه وړومبے کوئسچن چې راغی نو په هغې کښې دې تپوس اوکړی، دوئ ته به Clearance ورکړی، که Clarification نه دا مطمئنه نه وه نو بیا به دغه کوئسچن، خو فی الحال لکه هغوی خو ډیټیل ورکړے دے، څه شے پټ پکښې شته نه چې زه دوئ ته اووایم چې دا پکښې پټ دے، هغوی Clear دغه ورکړے دے، تر څو پورې چې نوټیفکیشن نه وی، دا تاسو ته پته ده چې هغه وخت پورې هغه اختیار استعمالولے شی، نوټیفکیشن به لیټ شوے وی، دې وجې نه هغوی خپل هغه اختیار استعمال کړے دے خو Again تاسو ته دا وایم چې ریونیو ډیپارټمنټ سره به تاسو کښینئ، Already دا ستاسو یو کوئسچن لاړو نو څه دغه به وی، Confusion به وی، دا Clearance به اوشی ان شاءالله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، څنګه چې منسټر صاحب اووئیل، ستاسو هغه وړومبے کوئسچن چې کوم کمیټۍ ته لاړو نو دا تاسو سره Related دے، Automatic تاسو کمیټۍ کښې کښیناستې شئ او دا خبره به وی، نور خو هغوی تاسو ته جواب درکړو، تاسو په هغه کمیټۍ کښې تپوس ترې نه کولے شئ بیا هغه وخت کښې۔ ٹهیک شوه میډم؟

محترمہ شگفتہ ملک: یوه خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میډم۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیکښې جی، دا بل دویم چې کوم دے هغې باندې ما غوښتے دے، اسسټنټ سیکرټری دے، په دیکښې ما دوئ نه چې کوم ډیټیل غوښتے دے، په هغې کښې دوئ ما ته صرف هغه چې کوم پروموشن شوے دے د سوله نه ستره ته، صرف هغه ئے رالیږلے دے، نور چې کوم دی نو هغه ښکاری نه، دومره Light، نو دا جی صرف ریکویسټ دے چې دا Same دے، Kindly لږ دواړه کوئسچنز، ریکویسټ کوم جی، نور د دوئ خپله خوښه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، ما خو خپل طرف نه ریکویسټ اوکړو، ګوره چې کوم شے Legal وو، چې په کوم کښې شفاف کوئسچن وو، بالکل ما اووئیل چې دا دې لاړ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو Agree کیږئ او که نه؟

وزیر محنت وافرادی قوت: او جی، چونکه دیکښې څه شے شته نه، ما خو تاسو ته اووئیل کنه چې دیکښې بعض اوقات تاسو هم لکه دلته آرډر، نوټیفیکیشن تر څو پورې چې نه وی شوے، هغه وخت پورې هغه سړے خپل اختیار استعمالولے شی، نو دا هم داسې شوی دی، زه دوئ ته ریکویسټ کوم چې دیکښې څه شته نه، که نور څه Confusion وی نو هغه چې کله کښینی نو هغې کښې ترې نه تپوس کولے شئ ځکه هغلته به ایس ایم بی آر والا موجود وی، ان شاءالله Confusion به لرې شی، څه مسئله به نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ! Satisfied شوئ جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: ستاسو ډیره مننه جی، زما یو کوئسچن تاسو اولیږلو، ډیره مهربانی، هغې کښې به بیا ډسکس کړو، ٹھیک ده جی، ستاسو چې دومره ریکویسټ دے نو مونږه منو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6541،جناب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ جوآبکاری والا ہے،اس کا جواب کون دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں، تین چار منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں،آپ کو وہ جواب دیں گے۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحبان سارے مصروف ہیں،Busy ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب موجود ہیں۔

جناب عنایت اللہ: شوکت صاحب جواب دیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

جناب عنایت اللہ: اچھاوزیر صاحب موجود ہیں۔

* 6541 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیرآبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے سٹرکچر میں تبدیلی کی گئی ہے اور منشیات کی روک تھام اور تدارک کا اختیار محکمہ ہذا کو دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ ہذا کی نارکوٹکس کنٹرول کے ضمن میں اب تک کیا کارکردگی رہی ہے؟

<u>جناب غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل)</u>: (الف) محکمہ ہذا کے سٹرکچر میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے، البتہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد حکومت خیبر پختونخوا نے Control on Narcotics Substances Act, 2019 4 ستمبر 2019 کو منظور کیا ہے۔

(ب) محکمہ کی کارکردگی جب سے ایکٹ پاس ہوا ہے، 4 ستمبر 2019 سے جولائی 2020 تک ٹوٹل 174 منشیات کیسز رجسٹرڈ کئے گئے جن میں 205 ملزمان گرفتار کئے گئے۔

پکڑی گئی منشیات کی تفصیلات درج ذیل ہے:

1	چرس	1245 کلو
2	ہیروئن	159 کلو
3	افیون	248 کلو
4	الکوحل	235.5 لیٹر
5	آئس	16.8 کلو

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، میرے دو تین سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں۔ یہ بتائیں کہ یہ جو Legislation ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ سٹرکچر کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے حالانکہ میرے علم کے مطابق اس Legislation پر بہت بڑی Controversy create ہو گئی تھی اور پولیس والے یہ Responsibility ایکسائز کو ٹرانسفر نہیں کر رہے تھے۔ مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ Legislation بالکل ہوئی ہے لیکن اس Legislation کے اندر پولیس کی کیا پوزیشن ہے اور ایکسائز والوں کی کیا پوزیشن ہے؟ دوسری بات منسٹر صاحب، یہ بھی بتائیں کہ یہ جو کارروائیاں ہوئی ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ڈیٹیل دی ہے کہ اتنی اشیاء جو ہیں وہ انہوں نے Confiscate کی ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کارروائی انہوں نے کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، تاج محمد ترند صاحب، امجد صاحب، آپ کی آوازیں کافی اونچی آ رہی ہیں، فہیم صاحب! آپ House in order کریں، یہ گپ کیلئے آپ نہیں آئے، اتنی تیز آوازیں آپ کی آ رہی ہیں۔ جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: یہ بتائیں کہ یہ جو کارروائیاں ہوئی ہیں جس میں اتنی جو Narcotics substances ہیں، ان کو Confiscate کیا گیا ہے، کیا یہ کارروائیاں ان کی اپنی فورس نے کی ہیں، کیا یہ پولیس فورس نے کی ہے؟ ان کی اپنی فورس کی Strength کیا ہے، کیا اس Law کے بعد انہوں نے اپنی کوئی Independent force، نارکارٹیکس کوئی فورس Develop کی ہے؟ کیونکہ پہلے جب فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پر یہ ہو رہا تھا تو پورا ایک ڈیپارٹمنٹ اور Narcotics ایک فورس ہے، اس لئے یہ کوئی آسان کام نہیں ہے، مشکل کام ہے، یہ تین میرے سوالات ہیں، ان کے جوابات منسٹر صاحب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ادھر سے ہم نے Law پاس کیا ہے کہ جو Anti Narcotics Force ہے، جو مرکز کی ہے، وہ اب صوبے میں کارروائی نہیں کرے گی، صرف ایئر پورٹ پر کرے گی اور جو بارڈرز ہیں، ان پر کرے گی، یا دوسرے وہ جو ہمارے طورخم وغیرہ اس ایریا پر کرے گی لیکن اب بھی وہ فورس کارروائی کر رہی ہے۔ آپ موٹروے پر دیکھیں کہ وہ ساری ادھر کھڑی ہے، جتنے منشیات کے کیسز ہیں وہ اب بھی کرتے ہیں۔ اب پچھلے دنوں کورٹ کا فیصلہ آیا ہے، جج نے کہا کہ آپ پکڑتے جاؤ، میں چھوڑتا جاؤں گا کیونکہ آپ لوگوں کے پاس یہ اختیار نہیں ہے، ابھی صوبائی لاء آیا ہے، آپ کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو پکڑتے ہیں، منشیات پکڑتے ہیں، ادھر سے کورٹ نے ان کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے، تو کس طرح یہ لوگ وہ Implement کرتے ہیں؟ وہ اے این ایف اب بھی صوبے میں اسی طرح موجود ہے، وہی کارروائی بھی کرتی ہے، وہی منشیات کے کیسز بھی کرتی ہے، ادھر کورٹ اس کو نہیں لیتی، کورٹس ان کو ضمانت پر رہا کرتی ہے، تو کس طرح یہ چلے گا، اپنا Law ہم کیسے Implement کریں گے؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے تو انہوں نے پوچھا سٹرکچر کے حوالے سے، ہم Existing کی بات کر رہے ہیں، Existing structure محکمے کا، میں کوئی Change نہیں آئی ہے تو اس میں ہم اپنی

Existing force کو Use کر رہے ہیں، جو ہمارے Existing department کی جو اپنی فورس ہے، وہی اس طرف Use کر رہے ہیں، So یہ Performance جو ہمیں نظر آ رہی ہے، یہ Existing force کے Through ہی ہمیں نظر آ رہی ہے، کوئی Additional cost اس میں، یا وہ نہیں آئی اس Law کے بعد یہ Role پولیس کا انہوں نے پوچھا تو وہ Law کے اندر بھی پولیس کا Role ہو یا وہ فیڈرل کے کوئی ادارے کا Role ہو تو ان کا ایک Collaborative role اس میں رکھا گیا ہے، یہ نہیں ہے کہ ہم Independently، ان کا Input نہیں ہو گا یا ان کی، مطلب Example انہوں نے دی، انہوں نے پوچھا کہ یہ جو یہاں پر گرفتاریاں ہوئی ہیں یا یہ جو کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں، آیا یہ ڈیپارٹمنٹ نے علیحدہ کئے ہیں یا ان کے ساتھ پولیس بھی تھی؟ یہ تو Combination ہے، کچھ ایریاز میں جہاں پر ڈیپارٹمنٹ نے خود بھی کئے ہیں اور کچھ ایریاز میں پولیس کے Collaboration کے ساتھ کئے ہیں، کیونکہ ان کی ظاہری بات ہے کہ اس میں ایک بڑی فورس ہے، جہاں پر ہمیں مزید فورس کی ضرورت تھی تو ہم نے ان کو On board لے کر اس کے جو کیسز ہیں وہ آگے کئے ہیں۔ جہاں تک بات اے این ایف کے Role کا پوچھا تو ان کے ساتھ بالکل یہ جو نیا Law آیا ہوا ہے، اس حوالے سے ان کے ساتھ ہماری Coordination ہے، وہ ایک ساتھ ہی ہم آگے کام کر رہے ہیں، یہ نہیں ہے کہ ہم نے ان کو Completely یہاں سے Ignore کر دیا ہے یا ان کا آگے کوئی Role نہیں ہے، Role جو ہے وہ Collaboratively اکٹھا ہی ہے اور وہ Existing law میں بھی ایسا ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ جو پہلے والا حصہ ہے، اس کا جواب درست نہیں ہے، ظاہر ہے کہ جو انفارمیشن انہوں نے دی ہوئی ہے کہ کارروائی کر کے اتنے Narcotics Control Substances جو ہیں وہ Confiscate کئے ہیں، یہ بات تو درست ہو سکتی ہے، ظاہر ہے کہ میرے ساتھ کوئی ذرائع نہیں ہیں کہ میں اس کو ڈبل چیک کر سکوں لیکن جو (الف) کا پہلے والا حصہ ہے وہ درست نہیں ہے، محکمہ کی کوئی Re-structuring نہیں ہوئی ہے، محکمہ کے مینڈیٹ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور اس میں نے جو سوال کیا تھا، منسٹر صاحب نے اس کا جواب نہیں دیا، یہ Legislation کے بعد اب پولیس کا کیا Role ہے اور آپ کا کیا Role ہے؟ یہ بتا دیں کیونکہ یہ باقاعدہ ہوا ہے، اس کی

Legislation ہوئی ہے، میں خود اس Process کے اندر ابتدائی طور پر شریک رہا، اس کا آخری Form کیا ہوا، کیا شکل ہے؟ وہ تھوڑا سا منسٹر صاحب بتادیں۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, Ghazan Jamal Sahib.

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: سر، یہ جو سٹرکچر کی بات کر رہے ہیں وہ میں Existing کہہ رہا ہوں کہ Existing میں کوئی Change نہیں آئی ہے، Unfortunately یہ Law جب آیا تو اس کے فوراً بعد کورونا وائرس کا ایشو بھی آیا، اس وقت Re-structuring میں ظاہری بات ہے کہ Cost بھی اس کے ساتھ Touch ہوتی ہے، ہماری جو فورس تھی، وہ ساری کورونا وائرس کی جو Efforts تھیں، اس کے اندر بھی وہ Use ہو رہی تھی، اس وقت ہم نے Re-structuring یا Changes کرنے کا جائزہ نہیں سمجھا کہ اس وقت ہم کریں، ابھی ہمارا اس کے اوپر کام مزید چل رہا ہے اور اس کی وجہ سے جو Answer آپ کو یہاں پر مل رہا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک Structure change نہیں ہوا، آگے جا کر بالکل اس کو ہم Consider کر رہے ہیں، Structural changes ظاہری بات ہے کہ آئیں گی کیونکہ اس Law کے بعد ایک پورا Wing ہمارا نارکاٹیکس کا اپنا بنے گا، اس کے اندر وہ مزید Changes بھی ہوں گی لیکن موجودہ وقت میں ہم نے نہیں کیں، ہم نے اپنے جو ہمارے ETOs ہیں یا باقی آفیسرز ہیں، ان کو ہی ہم Use کر رہے ہیں۔ جہاں تک آپریشن کی یا Role کی بات کر رہے ہیں، پولیس کے ساتھ اس کے اندر Leading role جو ہے وہ ظاہری بات ہے کہ ایک نارکاٹیکس ڈیپارٹمنٹ بنا ہے تو Leading role ہمارا ہے، But جہاں پر ہمیں پولیس فورس کی ضرورت ہے، ہم وہاں پر ان کو ان کے ساتھ Collaborate کر کے ہی کرتے ہیں، پوری دنیا کی جتنی بھی نارکاٹیکس فورسز ہیں، ہر ایک میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ جہاں پر ان کو لوکل پولیس کی ضرورت ہو تو وہ ان کے ساتھ اس میں کرتے ہیں، اگر پولیس نے کوئی آپریشن خود کیا ہو تو اس کے اندر بھی ڈیپارٹمنٹ کو On board لیتے ہیں، It's a collaborative قسم کا طریقہ ہوتا ہے، اس طرح Cut and paste یا وہ بالکل Divide نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں منسٹر صاحب کو مشورہ دوں گا کہ وہ اس پر Proper briefing لے لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب، میرے ضمنی سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا، جو سوال میں نے پوچھا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر غزن جمال صاحب! میڈم نے کچھ پوچھا تھا، آپ نے Answer نہیں دیا۔ جی غزن جمال صاحب۔

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: سر، میڈم نے اے این ایف کا جو پوچھا تھا، وہی میں عرض کر رہا تھا کہ ان کو بھی Role اس کے اندر With federal entities ایک Collaborative role ان کا ہے، اگر ان کے Actions وغیرہ ہوتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ In collaboration کرتے ہیں، But یہ بالکل ٹھیک ہے کہ Law کے اندر جو ہے، اس کے اندر Enforcement کیلئے ایک ہمارا محکمہ ہے اور ایک پولیس ہے جو ہماری لوکل ہے، Main enforcement وہی کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، جی آپ Satisfied ہیں؟

جناب عنایت اللہ: بس میں نے ان کو جو مشورہ دیا ہے، اس مشورے پر عمل کریں، Proper briefing لے لیں، پوری ڈیٹیل اور Law کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں کہ Law کے اندر کیا امنڈمنٹ ہوئی ہے، Future کے اندر کیا پلان ہیں؟ اس پر بریفنگ لے لیں۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 6585، جناب عنایت صاحب۔

* 6585 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ADP Scheme No. 297, code 170102, Billion Tree Aforestation Project in Khyber Pakhtunkhwa, Phase-II کب منظور ہوئی;

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ج) مذکورہ سکیم کن کن اضلاع میں منظور شدہ ہے اور اُن کیلئے کتنی رقم مختص ہے اور مدت تکمیل کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(د) مذکورہ سکیم کیلئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، نیز اس سکیم کے تحت کتنی زمین پر Aforestation ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، Billion Tree Aforestation Project in Khyber Pakhtunkhwa, Phase-II مرحلہ کو صوبائی حکومت نے سال 03-10-2017 کو منظور کیا۔

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم لف ہے۔ (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) مذکورہ سکیم جن اضلاع میں منظور ہوئی ہے اور ہر ضلع کیلئے جتنی رقم مختص کی گئی ہے، اس کی مدت تکمیل کی مکمل تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

(د) مذکورہ سکیم کیلئے اس سال اے ڈی پی سے 1069.40 رقم منظور ہوئی ہے، نیز اس سکیم کے تحت تقریباً 227502.58 ہیکٹر زمین پر Aforetation ہوئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب! میں اس سوال پر ویسے Detailed scrutiny چاہتا ہوں لیکن میں اس پر مزید Detailed scrutiny پر نہیں جاتا، صرف میں منسٹر صاحب کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ وہ اس کو سن لیں اور اس پر Respond کریں۔ یہ جو بلین ٹری سونامی پراجیکٹ ہے، میں On the record and floor of the House یہ کہہ چکا ہوں کہ میں ذاتی طور پر اس کا حامی ہوں، یہ اس حکومت کا اچھا Initiative ہے لیکن بہر حال اس کے اندر Lapses موجود ہیں، Transparency کے ایشوز موجود ہیں، اس پر حکومت فوکس کرے اور اس کیلئے کوئی Effective mechanism بنائے تاکہ اس کی Implementation میں غلطیاں نہ ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ Enclosures بناتے ہیں، درخت پلانٹ کرتے ہیں، یہ اپنی جگہ پر Important ہے لیکن اس سے زیادہ Important یہ ہے کہ جن علاقوں کے اندر گیس نہیں ہے اور جہاں آپ کا جو ایل پی جی ہے، وہ بھی ارزاں ریٹ پر Available نہیں ہے، اس کی بھی Accessibility نہیں ہے، مثلاً میں دور دراز علاقوں کا ذکر کروں گا، یہ جو کمراٹ اور کوہستان ویلی ہے، اس کے اندر ایک Calculation ہوئی ہے، میں پہلے بھی Floor of the House یہ کہہ چکا ہوں کہ ایک پیالی چائے پر کوئی آٹھ دس ہزار روپے خرچہ آتا ہے کہ جو دیار کی لکڑی اس کیلئے جلاتے ہیں، آگ اور اس کی Cooking تو بڑی Expensive ہوتی ہے، منسٹر صاحب! مجھے بتائیں تاکہ ان علاقوں کیلئے Environment کو Protect کیا جاسکے، Future کیلئے یہ جوان کا پلان ہے، یہ فلیگ شپ پراجیکٹ ہے تاکہ ہماری مستقبل کی نسلیں وہ محفوظ ہوں۔ ہم Ten vulnerable countries میں ہیں، دنیا کے Ten vulnerable countries میں ہیں، Global warming کے اندر ہم Ten vulnerable countries میں ہیں، ہمارا Future بھی درخت لگانے میں ہے اور درختوں کے تحفظ میں ہے، منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ جو پہاڑی علاقے ہیں، جہاں درخت ہوتے ہیں اور درخت ضائع

ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان کیلئے آپ کیا پلان رکھتے ہیں؟ تاکہ لوگ جلانے میں سوختی لکڑی کیلئے اس کو استعمال نہ کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب اشتیاق ارمڑ صاحب۔

<u>وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات</u>: جناب سپیکر، میں عنایت صاحب کی بہت ہی Respect کرتا ہوں اور زبردست Critic ہے اور سمجھتا بھی ہے کہ جہاں پر بھی مجھے ضرورت پڑ جائے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں جس طرح آپ نے کمراٹ کی بات کی، کالام کی بات کی، وہاں ہمارے درخت ہیں وہ تو بہت زیادہ پریشر ہے، وہاں پر جو کوٹہ سسٹم ہے، وہاں پر جو لکڑی آبادی کیلئے مختص کی گئی ہے لیکن میں Particularly بات کرونگا کمراٹ جو آپ کا علاقہ کا ہے، وہاں پر ابھی تک Demarcation ہی نہیں ہوئی ہے اور Demarcation کے ساتھ ساتھ جب سی ایم صاحب گئے تھے، آپ کو یاد ہوگا، وہاں خان صاحب بھی کمراٹ میں گئے تھے، ہم نے وہاں پر چھوٹا پن بجلی گھر جس کیلئے ہم نے پیسے، ابھی کل بھی میں نے محمود خان صاحب سے بات کی، سی ایم صاحب سے بات کی ہے کہ کمراٹ اور کالام کو تب ہی ہم کنٹرول کر سکتے ہیں کہ ایم پی ایز کو گیس Provide کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خواتین ایم پی ایز آپس میں باتیں نہ کریں۔

<u>وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات</u>: اس کے ساتھ ساتھ Electricity جس طرح آپ نے بتایا کہ وہ چھوٹا پن بجلی گھر اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عائشہ نعیم صاحبہ۔

<u>وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات</u>: کوئی Fifty کلوواٹ کا ان شاء اللہ اس طرح کوئی وہ کریں، بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں اور یہ جس طرح آپ نے بات کی کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟ تو اس پر فوکس ہے۔ دوسرا ہم نے Initiate کیا ہے، REDD + کے لئے، REDD + اس دنیا کیلئے بڑا وہ ہے جس میں جتنا بڑا کاربن آپ بچائیں گے اتنے ہی آپ کو پیسے ملیں گے اور وہ بھی ایک زبردست قسم کا Initiative ہے جس پر ہم چل رہے ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کے ساتھ ڈسکس بھی کرلونگا کہ اس میں ابھی تک انہوں نے اللہ کے فضل سے ہمیں Accept بھی کر لیا، یہ پاکستان کیلئے ایک بہت ہی بڑا کارنامہ ہے جو ہمارے بلین ٹری والوں نے انجام دیا ہے۔ آج دنیا میں اس کو ایک Recognition مل رہی ہے، World Economic Forum پر، تو اس وجہ سے آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس کو ہم تب قابو کر سکتے ہیں

تاکہ وہاں پر متبادل کوئی گیس Provide کی جائے یا بجلی Provide کی جائے، بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں، میں آپ کے ساتھ Agree ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، Satisfied?

جناب عنایت اللہ: جی ہاں، اس کو آگے نہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 7640، میاں نثار گل صاحب، موجود نہیں۔ کوئسچن نمبر 6741، میاں نثار گل صاحب، موجود نہیں۔ کوئسچن نمبر 6776، جناب فیصل زیب صاحب، موجود نہیں۔ کوئسچنز آور کمپلیٹ ہو گیا ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6296 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) سال 20-2019 کے ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کیلئے اے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اور اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی Lapse ہوئی، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز رواں مالی سال 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کیلئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات، معدنی ترقی): (الف) سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل کے محکمہ کیلئے 397.69 ملین رقم مختص کی گئی تھی، اس رقم کو درجہ ذیل سکیموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

(ب) سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کیلئے اے ڈی پی میں 119.213 ملین رقم ریلیز ہوئی اور اس میں 119.213 ملین رقم خرچ ہوئی اور اس مد میں کوئی رقم Lapse نہیں ہوئی۔ مالی سال 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی مختص رقم 420 ملین ہے جو کہ ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

6461 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع باجوڑ سے تعلق رکھنے والے آئمہ کرام اور مساجد کے پیش اماموں کو ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع سے تعلق رکھنے والے کتنے آئمہ کرام اور مساجد کے پیش اماموں کو ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے، نیز باجوڑ سے تعلق رکھنے والے مزید آئمہ کرام اور پیش اماموں کو اعزازیہ دینے کی کوئی تجویز زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی نہیں، فی الحال کسی بھی امام مسجد کو ماہانہ اعزازیہ نہیں مل رہا ہے کیونکہ اس کیلئے اب تک محکمہ خزانہ کی طرف سے کوئی رقم جاری نہیں ہوئی۔

(ب) جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک اجلاس مورخہ 22-5-2019 میں مذکورہ ماہانہ اعزازیہ نئے ضم شدہ اضلاع بشمول ضلع باجوڑ کے آئمہ کرام کو بھی فراہمی کا حکم صادر فرمایا تھا، وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم کی روشنی میں محکمہ اوقاف نے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے بذریعہ خطوط ضلع کی تمام مساجد کے آئمہ کرام کی تفصیلات طلب کیں اور اس بابت سیکرٹری اوقاف کے دفتر میں کئی اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ ضلع جنوبی وزیرستان، کرم اور باجوڑ کے علاوہ باقی تمام اضلاع کے آئمہ، جامع مساجد کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔ (ضلع وائز تفصیل ایوان فراہم کی گئی)۔

6740 _ میاں نثار گل: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2002 سے کوہاٹ ڈویژن بالخصوص کرک میں تیل اور گیس کمپنیاں کام کر رہی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے ساتھ معاہدے میں لکھا ہے کہ ماحول کو بہتر بنانے کیلئے ان علاقوں میں پودے لگائے جائیں گے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ معاہدے کے تحت ان علاقوں میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں، اگر کوئی شجر کاری کی گئی ہے تو لگائے گئے پودوں اور اُن کی جگہوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے، اگر کسی منصوبے میں درختوں کی کٹائی ناگزیر ہو تو معاہدے کے تحت وہ اس کے بدلے میں پودے لگانے کا پلان دیں گے تاکہ اس علاقے کے ماحول کو بہتر بنایا جا سکے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل و گیس کی کمپنیوں سے اس علاقے میں جنگلات کی لکڑی پر انحصار کم ہوا ہے اور ان علاقوں میں گیس کی فراہمی ممکن ہوئی ہے جس سے پودوں کی افزائش پر مثبت اثر پڑا ہے۔

(ج) 2018 میں صوبائی حکومت نے زیتون کے پودے لگانے کے منصوبے کا آغاز کیا، اس علاقے میں زیتون کی پیداوار کو فروغ دینے کیلئے MOL Pakistan نے کرک میں مرکزی Processing کی سہولت پر 2400 زیتون کے پودوں کے ساتھ تقریباً 2000 دوسرے پودے لگائے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار درخت اپنے تالابوں کے ارد گرد لگائے جبکہ 150 پھلدار درخت بھی لگائے اور اس مہم کے تحت تولنج پراسیسنگ سہولت میں چار ہزار 666 مقامی نوع کے پودے بھی لگائے گئے جن کی دیکھ بھال بھی MOL Pakistan کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 2011 میں ٹال بلاک میں MOL Pakistan نے سرحد رورل سپورٹ پروگرام کی شراکت داری میں ماحول کو بہتر کرنے کیلئے ایک منصوبے کے تحت دو لاکھ 50 ہزار درخت اور سجاوٹی پودے لگائے تھے۔

6741 _ میاں نثار گل: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کرک میں بلین سونامی ٹری کے تحت اب تک کتنے پودے کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں، پودوں اور سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آئندہ ضلع کرک میں اس پروگرام کیلئے کسی جگہ کا تعین کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) ضلع کرک میں بلین ٹری پراجیکٹ کے تحت اب تک 2054.46 ہیکٹر رقبہ پر تعدادی دو لاکھ 28 ہزار 550 عدد پودے مختلف مقامات پر لگائے گئے ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔ مذکورہ سکیم کے تحت کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے، نیز آئندہ ضلع کرک میں اس سکیم کے تحت پودے لگانے کیلئے کسی جگہ کا تعین تا حال نہیں کیا گیا ہے، تاہم نئی سکیم کی منظوری کے بعد مقررہ ہدف کے مطابق پودے لگانے کیلئے موزوں جگہوں کا تعین کیا جائے گا۔

6776 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں کلاس فور ملازمین کی بھرتیاں ضلع شانگلہ PK-24 میں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ ماہ سے لے کر اب تک بھرتی شدہ کلاس فور ملازمین کی مکمل تفصیل بمعہ بھرتی کا طریقہ کار فراہم کیا جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): (الف) محکمہ ماحولیات الپوری فارسٹ ڈویژن الپوری ضلع شانگلہ نے PK-24 میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

(ب) (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے، مجھے موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، بالکل یہ Leave applications اناؤنس کر لوں تو پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications کے بعد لے لیں، بالکل لے لیں، Leave applications کے بعد لے لیں۔

اراکین کی رخصت

Mr. Deputy Speaker: Ji, item No. 3, Leave applications:

جناب محب اللہ خان صاحب، 10 اگست 2020 کیلئے، حاجی انور حیات خان صاحب، 10 تا 13 اگست 2020، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، 10 تا 13 اگست 2020، جناب محمد ظاہر شاہ طورو صاحب، 10 تا 13 اگست 2020، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، 10 اگست 2020 کیلئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، 10 اگست 2020 کیلئے، جناب سردار یوسف زمان صاحب، 10 اگست 2020 کیلئے، مفتی عبید الرحمان صاحب، 10 تا 13 اگست 2020، جناب سید احمد حسین شاہ صاحب، 10 اگست 2020 کیلئے، جناب ہشام انعام اللہ صاحب، 10 اگست 2020 کیلئے، جناب فیصل زیب خان، 10 اگست 2020 کیلئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 10 اگست 2020 کیلئے، عارف احمد زئی صاحب، 10 اگست 2020 کیلئے، محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ، 10 اگست 2020 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

مسجد وزیر خان لاہور کے تقدس کی پامالی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرا ایک بہت ہی Important Point of Order ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہم لوگ ایک Islamic country میں رہتے ہیں اور اسلام میں کسی بھی جگہ پر جو مسجد ہے، اس کا تقدس پامال کرنا ایک مجرمانہ غفلت بھی ہے اور ایک گناہ کبیرہ بھی ہے۔

لاہور کی ایک بہت قدیم مسجد ہے، اس کا نام وزیر (خان) مسجد ہے، اس میں باقاعدہ دو آرٹسٹوں نے وہاں پر باقاعدہ طور پر گانے کی شوٹنگ کر کے اس مسجد کا تقدس پامال کیا ہے، یہ ہم مسلمانوں کیلئے بہت زیادہ اذیت کی بات ہے کہ پہلے تو ٹک ٹاک تھا پھر اس کے بعد وزیر خارجہ کی کرسی پر جو ہوا، اس کے بعد یہاں پشاور میں وزیر اعلیٰ ہاؤس میں جو ٹک ٹاک بنا، اس کے بعد اب مسجدوں تک ہم پہنچ گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ریاست مدینہ ہے، جس کو نیازی صاحب ریاست مدینہ کہتے ہیں تو ریاست مدینہ میں تو کسی بھی مسجد میں کسی گانے کی ریہرسل نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی وہاں پر شوٹنگ ہوتی ہے، تیس ہزار روپے لے کر ان کو اجازت نامہ دیا گیا۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب! میں اس کی مذمت کرتی ہوں، اس اسمبلی کے Through خیبر پختونخواہ کا یہ معزز ہاؤس اس کی مذمت کرتا ہے، میں آپ کے توسط سے پرائم منسٹر آف پاکستان کو یہ پیغام دونگی کہ جس ریاست کی بات آپ کر رہے ہیں، ریاست مدینہ، تو اس کا تقدس بحال کرنے کیلئے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب! آپ جس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ایک مقدس کرسی ہے، آپ ہمارے کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، یہاں کی رولنگ بہت اہم ہوتی ہے، آج سے پندرہ دن پہلے چونکہ میرا کوسچن نہیں آرہا ہے، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے، تو میں نے یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی کہ گاڑیاں جو ہیں وہ کہاں پر ہیں، گاڑیوں کی تفصیل مہیا کی جائے اور جن جن لوگوں کے پاس گاڑیاں ہیں اور جو پکڑی ہوئی گاڑیاں ہیں، ان کے نام اور فہرست جاری کی جائے، باقی گاڑیاں جو پڑی ہوئی ہیں وہ کہاں پر اس وقت کھڑی ہیں؟ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ کی رولنگ کو یہ لوگ ایسے ہی ہوا میں اڑا دیتے ہیں جیسے کہ اس کرسی نے رولنگ ہی نہیں دی ہو، کسی راہ چلتے، I am sorry to say these words، کسی راہ چلتے آدمی نے ایک بندے کو کہہ دیا اور بس وہ بات ختم ہو گئی۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہاں سے پھر آپ کی رولنگ چاہونگی کہ جو لوگ آپ کی اور سپیکر صاحب کی رولنگ پر یہ کرتے ہیں، اس پر عمل نہیں کرتے ہیں تو میں آپ کو یہاں پر ایک بات بتادوں کہ ہماری یہ جو بیوروکریسی ہے، یہ بائیس گریڈ تک جاتی ہے، یہاں پر جو بیٹھے ہوئے Honorable Parliamentarian ہیں، چاہے اس سائیڈ کے ہیں، چاہے اس سائیڈ کے ہیں، ان کو سپیشل گریڈ ملتا ہے، وہ تیئیس کا ہے، یہ ہمیں ہر جگہ پر دھوکہ دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی کرسی جو ہے، اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی کرسی جو ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ لیکن اس کے بعد اس دنیا کی کرسی جو ہے، اس میں یہ کرسی ہمارے لئے Important ہے، تو یہ رولنگ کہاں گئی، ہوا میں چلی جاتی ہے، یہ رولنگ

Dustbin میں چلی جاتی ہے، یہ Under carpet چلی جاتی ہے، یہ مجھے اس اسمبلی کی رولنگ کے بارے میں یا آپ اپنے سٹاف سے پوچھیں کہ جو رولنگ آپ دیتے ہیں، یہاں پر منسٹر صاحب ایشورنس دیتے ہیں، اس کا کیا بنتا ہے؟ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سب سے پہلے میڈم، آپ نے جو بات کی، مسجد کی توہین کی بات کی۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، که اجازت وی، زه تاسوله موقع درکوم، زه صرف د میډم د سیکنډ کوئسچن جواب چې ورکړم بیا تاسوله موقع درکوم جی۔ میډم چې کومه سیکنډ خبره اوکړه، په دې چیئر باندې نن د اختر نه مخکښې په پوائنټ آف آرډر باندې میډم وئیلې وو چې ماته دې د ایکسائز ډیپاټمنټ چې 2013 نه واخله تر Till date پورې څومره ګاډي ایکسائز نیولی دي او هغه ئے چاله ورکړي دي، کوم چې دوئ سره په تحویل کښې دي او کوم ځائې کښې دي او څوک ئے Utilize کوي، د هغوی فهرست د ورکړی نو ما دوئ ته دا رولنګ ورکړے وو، ډیپارټمنټ ته چې مونږ ته دې یو Week کښې دا ټول Details provide شي، د هغې تقریباً د پنځه نه بیس ورځې تقریباً برابرېږي او ډیپارټمنټ په دې باندې هیڅ ایکشن نه دے اغستے او مونږ ته ئے هغه ډیټیلز نه دي راکړي، نو زه خو دې ځائې نه وړومبے چیف سیکرټري صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دغه سیکرټري او DG، چې څوک هم دي او دا ډیټیلز اسمبلۍ ته نه Provide کوي ځکه چې دا اسمبلی د صوبې د هر یو شي ذمه واره ده، نو دې نه خو دا معلومېږي چې دې ایکسائز ډیپاټمنټ کښې څه شے شته چې دوئ هغه پټول غواړي، نو زه چیف سیکرټري صاحب ته هم دا هدایت کوم او وایم چې دا څومره ریکارډ دے، Till two days کښې د ماته Provide شي او که Provide نه شو نو مونږه به د سیکرټري او DG خلاف به زه Strict action اخلم۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب! سلطان صاحب چې خبره اوکړي نو بیا د هغې نه پس تاسو ټولې خبرې اوکړئ۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، هم په دې ایشو باندې د ایکسائز والا باندې خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، دغه نه مخکښې د جمات په خبره باندې۔

وزیر قانون: سر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، مخکښې ټولې خبرې اوکړئ بیا به ټول د هغې پس جواب تاسو ورکړئ۔

وزیر قانون: سر، د هغوی بل څه ایشو ده، ایکسائز والا باندې زه خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، د دې ایشو جواب به هم تاسو ورکوئ جی۔

وزیر قانون: سر، زه چې د ایکسائز والا Clear کړم یو منټ کښې سر، زما ریکویسټ دا وو، زه خو بالکل دا ستاسو چې کوم هدایات دی نو دا چونکه د اسمبلئ او مونږه ټول دا خبره کوؤ، دا حقیقت هم دے، دا اسمبلی د دې ټولې صوبې نمائنده اسمبلی ده او لویه او غټه جرګه ده د دې ټولې صوبې، او بل قانونی او آئینی طور هم د دې اسمبلئ حق دے چې دلته کوم معلومات اوغوښتلی شی نو هغه دې د اسمبلئ فلور ته او د اسمبلئ ممبرانو ته ملاؤ شی۔ سر، صرف دیکښې زه ستاسو دغه Instruction fully endorse کوم، سپورټ کوم، زه به هم بلکه د ډیپارټمنټ سیکرټری او ډی جی (ایکسائز) دواړه دلته نن موجود دی، هغوی ته به هم زه وایم چې د سبا پورې دا تاسو دوه ورځې یادې کړې، زه به ورته سبا پورې اووایم چې دا اسمبلئ ته راوړی خو زه به دیکښې یو ریکویسټ کوم، صرف زه دا یو جنرل ریکویسټ کوم چې څومره هم ایشوز دی، سر، دا چې کله په یو دغه طریقې سره په ایجنډا باندې راځی، په یو یونیفارم طریقې سره اسمبلئ ته راځی نو هغې کښې به اسانتیا دا وی چې ډیپارټمنټ ته به هم اسانی وی، زمونږه ممبرانو صاحبانو ته به هم اسانی وی او د اسمبلئ سیکرټریټ ته او تاسو او زمونږه د ګورنمنټ منسټرز ته به هم اسانتیا وی نو زما ریکویسټ دا دے چې دا زما په خیال یو سوال جمع کړے وو، نګهت بی بی د دې باره کښې په هغې کښې ډیټیل چونکه نه وو راغلے، ماته یادیږی که دا زه ټهیک وایم نو بیا پکار دا وه چې دا سوال پینډنګ پاتې شوے وو او دا د اسمبلئ په

ایجنډا بیا راشي او ورسره دا ډیټیلز واپس جمع شي نو ممبرانو ته به هم ملاؤ شي، هغوی به ئے سټډی هم کړی او هغې نه پس که د یو ممبر په هغې باندې څه رائې وی یا په هغې کښې د هغه څه Objection وی نو هغه رائې به هم په یو یونیفارم طریقې سره Structured طریقې سره به اسمبلئ ته راشي نو هغې نه به فائده هم اوشي۔ سر، اخیری خبره زه دا کوم چې پوائنټ آف آرډر ډیر ضروری وی، هغه د یو ممبر حق دے چې ډیره غټه ایمرجنسی راشي او هغه په ایجنډا یو خبره نه وی نو پوائنټ آف آرډر باندې هیڅ هم په رولز کښې کیدې نه شي خو دلته کښې Tradition دا دے چې چیئر چې کوم دے دا اجازت ورکوی خو زما ریکویسټ دا دے چې منسټر ته هم د تیارئ موقع ملاؤ شي، ډیپارټمنټ ته هم د تیارئ موقع ملاؤ شي چې کله یو خبره په ایجنډا باندې موجود وی، کومه خبره چې داسې ضروری وی چې په هغه ورځ باندې د هغې نه ډیر لوئے نقصان جوړیدے شي، په هغه ورځ باندې ډیره لویه ایمرجنسی د هغې نه جوړیدې شي او هغه په پوائنټ آف آرډر باندې اوغوښتے شي نو زما په خیال د هغې څه جواز جوړیږی خو هر یو ایشو په پوائنټ آف آرډر باندې، هر یو ایشو ته بیا دوه ورځې او درې ورځې ټائم ورکول، نو زما به ریکویسټ دا وی چې په ایجنډا باندې چې دومره Important شے بیا راځی نو دا زمونږ د ټولو سره به دا یو ښیګړه وی، سرکاری افسرانو سره به هم ښیګړه وی، ممبرانو سره به هم ښیګړه وی، د اسمبلئ سیکرټریټ او منسټرز سره به هم ښیګړه وی، نو دغه زما ریکویسټ وو چې کومه ایشو په هغه ورځ باندې د هغې نه خدائے مه کړه که یو ډیر لوئے قیامت، مصیبت جوړیږی، هغه د په ایمرجنسی توګه راوستے شي، باقی چې دا کوم ایشوز دی، دا که په ایجنډا کښې وی نو د هغې لږ څه په قانون باندې صحیح طریقې سره جواب اوشي۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان خان، دا دا پوائنټ آف آرډر چې اوچتوی، زمونږه د خپل ګورنمنټ ممبرز ئے هم اوچتوی، اپوزیشن ئے هم اوچتوی او چې کله د چیئر نه پرې یو رولنګ راشي نو هغه بیا Bounding وی، نه په دې باندې ما هغه کړے دے او د چیئر د رولنګ او د دغه ئے کړے دے او دغه ئے نه دے کړے، ډیټیلز ئے نه دی Provide کړی نو دا شے غلط دے۔ کله چې چیئر نه یو شے اووتلے

شی، دا شے بہ بالکل ناقابل برداشت وی، دا شے بہ زہ برداشت کوم نہ، دا ډیټیلز ما دوہ ورځو کښې غوښتی وو، ان شاءاللہ مالہ دوہ ورځو کښې پکار دی، تھینک یو۔ جناب لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ نگہت اورکزئی صاحبہ نے ایک اہم پوائنٹ اٹھایا، یہ ہمارے لئے انتہائی اہم ہے۔ سب سے پہلے تو ہم اس کی جتنی بھی مذمت کر سکتے ہیں وہ کم ہے، آج ہماری حالت وہاں پر پہنچی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! آپ باتیں کر رہے ہیں، آپ کی آوازیں۔

جناب لطف الرحمان: مسجد میں ہم شوٹنگ کی اجازت دیتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم نے اس پاکستان کو بنایا، ہم نے اس پاکستان کی بنیاد اس بات پر رکھی تھی، میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا، دو قومی نظریئے کی بنیاد پر ہم مسلمان ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے، اس کیلئے ہم نے الگ ملک بنایا کہ جس میں ہمارا اپنا اختیار ہو گا، اس میں اسلام ہو گا، اسلامی نظام ہو گا، اس کا نام ہم نے اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا، یہ ہمارے آئین کی بنیاد پر اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ جناب سپیکر! پھر ہم نے اس ملک کیلئے آئین بنایا، آئین بھی ایسا کہ اسلام اور قرآن کے خلاف کوئی قانون آپ نہیں بنا سکتے، تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آج ہم کہاں پر کھڑے ہیں؟ اگر آپ مغربی دنیا میں بھی چلے جائیں تو وہ بھی اگر Church میں کوئی شوٹنگ ہو رہی ہو گی تو وہ بھی مذہبی بنیاد پر شوٹنگ ہو گی لیکن اب ہمارا یہ عجیب ملک ہو گیا جس کو ہم نئے پاکستان سے تعبیر کرتے ہیں جناب سپیکر! جس پر ہم نے ہمیشہ اس اسمبلی کے فلور پر بھی ہم نے بارہا بات کی کہ یہ جو تبدیلی کا نعرہ آپ لگاتے ہیں نا، یہ تبدیلی بنیادی طور پر آپ کی تہذیب کی تبدیلی کا مسئلہ ہے، بنیادی طور پر آج ہم یہاں پر پہنچ گئے کہ ہم مسجد میں جا کے گانے ریکارڈ کرتے ہیں، اس میں ڈانس کرتے ہیں، اس شوٹنگ کی اجازت مسجد میں برملا اس کو ملتی ہے، فلم کے لوگ آتے ہیں، اداکار لوگ آتے ہیں، اس میں وہ ڈانس کر کے اپنی شوٹنگ کر کے چلے جاتے ہیں، مسجد میں ہمارا ایمان، ہم مسلمان، ہمارا ملک مسلمانوں کا اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، اس پر ہم آج یہاں پر کھڑے ہیں جہاں تصور نہیں ہو سکتا تھا، جہاں کوئی جرات نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی مسجد میں اس قسم کی کوئی شوٹنگ ہو سکے، تو وہاں کھلے عام اس میں شوٹنگ بھی ہو رہی ہے، بڑے مزے سے سوشل میڈیا پر بھی دیا جا رہا ہے کہ دیکھیں ہم نے مسجد میں یہ شوٹنگ کی ہے، یہ ہم نے وہاں پر ڈانس کیا اور یہ گانا ہوا۔ ہم آج کس جگہ پر کھڑے ہیں، ہماری غیرت ایمانی کہاں پر گئی؟ ہم جہاں پر اللہ کیلئے روز سجدہ لگاتے ہیں، جہاں ہم بیٹھ کر دعا مانگتے ہیں، جہاں ہم اس ملک کیلئے دعا مانگتے ہیں، وہاں ہمیں اس مسلمان

ملک کیلئے جہاں ہم پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے دعا مانگتے ہیں، جہاں پر عبادات ہوتی ہیں، وہاں پر ہم ڈانس کریں اور لوگوں کو یہ دکھائیں کہ کچھ بھی مسجد میں ہو سکتا ہے، مسجد اس کیلئے بھی استعمال ہو سکتی ہے، تو میرے خیال میں یہ شرم کا مقام ہے، ہمیں ڈوب مرنا چاہیئے کہ اگر ہمارا ایمان یہاں تک پہنچے کہ ہم اس کی بھی اجازت دیں کہ اس میں اس طرح کے کام ہو سکیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! اس پر ہماری طرف سے بھرپور طور سے اسمبلی سے ایک قرارداد جانی چاہیئے مذمت کی، بھرپور انداز میں جانی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات تھی جس طرح لطف الرحمان صاحب نے کہا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، لطف الرحمان صاحب نے کہا ہے کہ آپ ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں، اس پر ہم بات کر لیں گے، اس لئے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک منٹ میں بات کریں۔ عنایت صاحب! ایک منٹ میں۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو میں جناب لطف الرحمان صاحب اور نگہت اور کزئی بی بی نے مسجد کے اندر شوٹنگ کا مسئلہ اٹھایا ہے، ایک میل اور فی میل اداکارہ کی طرف سے جو ہوا، میں مذمت بھی کرتا ہوں اور ان کے ریمارکس کو Endorse بھی کرتا ہوں، مولانا لطف الرحمان صاحب اور نگہت اور کزئی صاحبہ کی اس تجویز کو بھی Endorse کرتا ہوں کہ ایک مذمتی قرارداد یہاں سے جانی چاہیئے، لیکن میں چاہونگا کہ اس مذمتی قرارداد کے اندر مسجد کی بے حرمتی کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کرنا چاہیئے، یعنی مذمت خالی خولی مذمت سے کام نہیں چلے گا کیونکہ یہ واقعہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے، کبھی پاکستان کے اندر یہ بات رپورٹ نہیں ہوئی ہے کہ مسجد کے اندر جا کر فلم کیلئے شوٹنگ کی گئی ہو، اس کے اندر میوزک اور ڈانس کیا گیا ہو، یہ بات پہلی مرتبہ مملکت خداداد پاکستان کے اندر ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں Laws موجود ہیں، Constitution ہے جس میں ہمارے مقدس مقامات کی Protection کی گئی ہے، اس کی حرمت کے Laws موجود ہیں، ان کو ایکشن میں لے آئیں، ہمیں یہاں سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ میں سمجھتا ہوں اس میں ہم سب اکٹھے ہیں، یہ جو سامنے والے بیٹھے ہیں، یہ بھی مسلمان ہیں، ہم سب مسلمان ہیں، اس میں

سب اکٹھے ہیں، ہمیں Jointly قرارداد ایسی Design کرنی چاہیئے کہ یہاں سے کوئی ایسا میسج چلا جائے کہ پنجاب حکومت اس پر ایکشن لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! میرے خیال سے مسجد جو ہے وہ اللہ کا گھر ہے، ہم سارے مسلمان ہیں، اس کا احترام ہم پر فرض ہے۔ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کی گورنمنٹ کی سطح پر بھی مذمت ہوئی، اچھا ہوا کہ آج اپوزیشن نے بھی بات کر لی، ہم بھی اس کی مذمت کرتے ہیں، حکومت نے پہلے اس کی انکوائری کا حکم دے دیا ہے کہ جو بھی اس میں ملوث ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف ایکشن ہوگا، اس لئے کہ مساجد کی بے توقیری کی کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی، نہ اس چیز کو برداشت کیا جا سکتا ہے کہ مساجد کے اندر ناچ گانے ہوں، کیونکہ وہ اجازت اس لئے نہیں ملی تھی، اس سے پہلے بھی کئی فلموں کے اندر اس کے اندر مساجد کو دکھایا گیا ہے، جو نکاح کا Process ہوتا ہے وہ دکھایا جاتا تھا لیکن انہوں نے اس کو غلط استعمال کیا، میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی سازش ہوئی ہے، یہ ریاست کے خلاف بھی اور اسلام کے خلاف بھی بہت بڑی سازش ہوئی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا نوٹس لے لیا گیا ہے، میں اس شرمناک حرکت پر اس کی مذمت بھی کرتا ہوں اور سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ یہ جو قرارداد لانا چاہتے ہیں، مل کر ان شاء اللہ تعالیٰ اس اسمبلی سے قرارداد لائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح ہے کہ لطف الرحمان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، عنایت صاحب اور تمام حکومتی اراکین شوکت یوسفزئی! آپ ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں، اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! ملک شاہ محمد خان وزیر ٹرانسپورٹ کی جانب سے بی آر ٹی بس سروس پشاور کیلئے Recharge cards آپ کو تحفے کئے جاتے ہیں جو آپ کے ٹیبل پر آپ کو مل گئے ہونگے،

Item No. 8: Minister for Law, on behalf of honorable Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Law.

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب، دا ایجنڈا کمپلیټ کړئ ځکه چې بیا به د کورم نشاندهي اوشي نو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمپلیټ کوؤ ئے جی، نه به ئے کوی، نه به ئے دغه کوی، د کورم دغه به نه کوی جی۔

Ji, honorable Minister for Law, honorable Minister for Law.

جناب نثار احمد: دا منسټران بیا لاړ شی او ایجنډا پاتې شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه ناست یم جی، زه ناست یم، نه به ځی، زه Surety درکوم، نه به ئے څوک کوی۔ جی، آئٹم نمبر 8۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وقف جائیداد مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6: Mr. Inayatullah Khan, MPA, Mr. Sirajuddin, MPA and Ms. Humaira Khatoon, MPA, to please move their joint Adjournment Motion No. 178, in the House. Mr. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد وانضباط مجریہ 1988 کے قاعدہ 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم اور فوری عوامی نوعیت کے مسئلہ سے متعلق تحریک التواء پیش کرتا ہوں جو کہ سوات موٹروے کے فیز II کی منظوری اور اس منصوبے میں چکدرہ، دیر تا شندور اور اپر چترال کو شامل نہ کرنے سے عوام میں پائے جانے والی شدید تشویش اور اضطراب سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر صاحب، چکدرہ تا اپر چترال روڈ چونکہ سی پیک کا متبادل روڈ بھی ہے، اس لئے اس منصوبے کو سوات موٹروے کے فیز II میں شامل نہ کرنے سے دیر پائین، دیر بالا اور ضلع باجوڑ کے عوام میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ سوات موٹروے کے فیز II میں چکدرہ تا اپر چترال روڈ کو شامل نہ کرنے سے متعلق وزیر مواصلات اس معزز ایوان کو اصل حقائق سے آگاہ کریں اور ہماری اس تحریک التواء کو بحث کیلئے منظور کیا جائے تاکہ چکدرہ تا شندور دیر اپر، چترال کو سوات کے موٹروے کے فیز

II میں شامل نہ کرنے کے نتیجے میں عوام اور بالخصوص دیر پائین، دیر بالا اور باجوڑ کے مکینوں میں پائی جانے والی تشویش کا سد باب ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ میں اس پر بات کرونگا اور جو میرے ساتھ Co movers ہیں وہ بھی اس پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، تاسو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کړو، تاسو که پرې بحث کول غواړئ نو۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں اس کو Explain تو کروں نا، میں Explain تو کروں نا، دیکھیں گورنمنٹ اگر اس کو ڈسکشن کیلئے منظور کرتی ہے تو اس پر پھر بحث کی ضرورت نہیں رہے گی لیکن مجھے پتہ ہے کہ ڈسکشن کا وہی حشر ہوتا ہے جس طرح ہمارے ہیلتھ کے حوالے سے، ایل آر ایچ کے حوالے سے اس کا ہوا تھا، مجھے تھوڑا موقع دے دیں، ایڈجرنمنٹ موشن پر Mover تھوڑا اپنا Point of view explain کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی کریں۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ ایجنڈے پر اس اہم نکتے کو لے آئے۔ میں حکومت کی توجہ بھی چاہونگا، میں چاہونگا کہ حکومت اس پر سنجیدگی سے Respond بھی کرے، اس کو ڈیبیٹ کیلئے منظور بھی کرے، اس پر ڈسکشن بھی کرے اور یہ جو Region ہے، چکدرہ سے لے کر چترال اپر تک یہ پورا Region ہے جس میں باجوڑ بھی ہمارے ساتھ Connected ہے، اس پورے Region کے حوالے سے یہ بات ہمیں بتائی جاتی ہے، جب سویت یونین کے ساتھ ایک جنگ تھی تو اس وقت بھی ہمیں بتایا جا رہا تھا کہ یہ Strategically بڑا Important ہے اور اگر اس علاقے کے اندر Connectivity ہو گی تو Connectivity کے نتیجے میں ہم سنٹرل ایشیاء کے ساتھ Link ہو جائیں گے اور Via شندور چائنا کے ساتھ Link ہو جائیں گے۔ اس کے نتیجے میں اس پورے علاقے کے اندر ایک انقلاب آ جائے گا کیونکہ ہماری جو تجارت ہے، اس کیلئے راستے کھل جائیں گے، یہ اس کی ایک Importance ہے۔ دوسری Importance یہ ہے کہ اس پورے Region کے اندر ٹورازم کا Potential موجود ہے، اس پورے Region کے اندر Minerals کا Potential موجود ہے، اس پورے Region کے اندر Hydle کا Potential موجود ہے، ان ساری چیزوں کو Explore کرنے

کیلئے یہ ضروری ہے کہ یہاں کا Infrastructure Road infrastructure developed ہو۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہاں بے روزگاری ہے، لوگوں کی بے روزگاری کیلئے واحد راستہ یہ ہے کہ یہاں Economic activity generate ہو اور Economic activity کی Generation کے نتیجے میں یہاں لوگوں کو روزگار ملے۔ جناب سپیکر صاحب، جب نواز شریف کی حکومت میں سی پیک کے اوپر ڈسکشن ہو رہی تھی، آپ کو یاد ہوگا، میرے کیبنٹ کے Colleagues کو بھی یاد ہوگا کہ پرویز خٹک صاحب اس وقت کے وزیر اعلیٰ تھے، میں ان کا ممنون ہوں، مشکور ہوں کہ اس وقت انہوں نے اس بات پر Stand لیا، سی پیک کے حوالے سے Stand لیا اور انہوں نے ہمارے Alternate route کے حوالے سے ہم نے مطالبہ کیا تھا، ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں نے سی پیک کے Alternate route کا مطالبہ کر دیا۔ پھر پرویز خٹک صاحب 6th GCC Meeting میں گئے اور 6th GCC Meeting کے اندر Chinese کے سامنے اس کی ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے، اس کے Minutes موجود ہیں، پرویز خٹک صاحب اور احسن اقبال نے مل کر ہمارے لوگوں کو یہ کہا تھا کہ آپ کا Alternate route منظور ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہمیں کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کی Documents کے اندر موجود ہی نہیں ہے، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو 18-2017 کی PSDP ہے، یہ اس Page کی میں نے فوٹو کاپی لی ہوئی ہے، یہ گلگت، شندور، چکدرہ، چترال روڈ سی پیک کیلئے بائیس ہزار ملین روپے ہیں اور یہ 19-2018 میں صفہ نمبر 104 پر ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بتانا چاہتا ہوں، ایک یہ بات ہے کہ سی پیک کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے، یہ ریکارڈ اس کو سپورٹ نہیں کرتا ہے۔ دوسری بات جو میری اس ایڈجرنمنٹ موشن کا دوسرا حصہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ سوات موٹروے جو تھا وہ چکدرہ تک بنا تھا، چکدرہ تک فیز ون تھا، جب فیز ٹو نہیں بنا تھا اس وقت اس اسمبلی کے اندر ہم نے مطالبہ کیا تھا، میں نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر مطالبہ کیا تھا، ہمارے Region کے لوگوں نے مطالبہ کیا تھا، پچھلے سال ایک آل پارٹیز کانفرنس کے اندر ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ جب آپ اس کا فیز ٹو بنائیں گے تو اس فیز ٹو کے اندر آپ ہمارے اس Region کو بھی شامل کریں، ہمارے اس Region کو شامل کریں گے تو اس کے نتیجے میں آپ ویسے بھی Beauty بھی کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں ایک یہاں پر خوشحالی آئے گی، اس پورے Region کے اندر ترقی آئے گی، یہ اس وقت ایک Popular demand ہے، اتنی Popular demand ہے کہ تین چار مرتبہ Twitter پر اس کا Trend بن چکا ہے، اس پر آل پارٹیز کانفرنسز ہو رہی ہیں، اس پر

مختلف لوگ اکٹھے ہو کر احتجاج کر رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس میں پی ٹی آئی کے دوست بھی موجود ہیں یعنی پی ٹی آئی کے نوجوان، انہوں نے اپنا الگ ایک گروپ بنا کر Twitter وغیرہ پر ایک Net working کر کے وہ اس مسئلے کو اٹھا رہے ہیں، اس لئے میں حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو ڈیبیٹ کیلئے بھی منظور کیا جائے اور میں بھی ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کوئی سیاسی بنیادوں پر یہ نعرہ ہم نہیں اٹھا رہے ہیں، آپ اگر ہماری ان دو چیزوں کو Accommodate کریں گے، ہم آپ کی بات کو ویلکم بھی کریں گے۔ جس وقت کامران بنگش نے خیبر پختونخوا کے دو پراجیکٹس کی Approval کی نوید یہاں سنائی تھی، میں نے ان کو مبارکباد دی تھی، میں نے کہا تھا کہ میں سوات موٹروے پر خوش ہوں لیکن میرے لئے یہ خوشی ادھوری ہے، یہ مکمل تب ہی ہو گی کہ جب یہ میرا باقی جو Region ہے ہمارا یہ اس میں شامل ہو جائے گا۔ میں بڑے Positive, constructive spirit میں یہ بات کرتا ہوں، میں حکومت سے Expect کرتا ہوں کہ اس Tone میں مجھے جواب دے گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ٹھیک ہے۔ جناب سراج الدین صاحب، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ نہایت ایک اہم ایشو ہے اور یہ صرف اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا گیا ایشو نہیں ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو آپ کے ملاکنڈ ڈویژن کے بیشتر NAs اور PKs پر جو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے، وہاں کی حکومت ہے، میرے خیال میں ملاکنڈ ڈویژن کے سارے عوام کی نظریں آپ کے اس فیصلے اور اس مثبت فیصلے کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ آپ چکیاتن تا کمراٹ ایکسپریس وے کا بنانا اور کالام تا سوات اور چترال اپر دیر، لوئر دیر کو سی پیک کے روٹ میں شامل کرینگے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم دیکھیں تو ملاکنڈ ڈویژن چونکہ ایک پہاڑی علاقہ ہے، جب ہم دیکھتے ہیں تو وہاں میں اس کو اس Angle سے دیکھ رہی ہوں کہ وہاں کی اکثر و بیشتر خواتین جو ہیں وہ سینکڑوں کی تعداد میں اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں ہوتی ہیں، جب ان کو نیچے کی طرف لایا جاتا ہے، ان بڑے ہاسپٹلز میں لانے کیلئے جب ان کو روانہ کیا جاتا ہے تو ان میں سے اکثر و بیشتر خواتین راستے میں ہی دم توڑ دیتی ہیں کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ وہاں پر صحت کی سہولیات اس لحاظ سے موجود نہیں ہیں۔ دوسرا جو ایک بہت بڑا ایشو ہے، وہ وہاں پر مستقل ٹریفک جام ہونا جو کہ ان سڑکوں کے اوپر اس تنگی کی وجہ سے ٹریفک جام رہتا ہے، اس ٹریفک جام کی وجہ سے اکثر و بیشتر وہاں پر بہت بڑے بڑے ایکسیڈنٹ ایسے ہو رہے ہیں کہ وہاں پر اب معمول زندگی بنتا جا رہا ہے کہ ہر دوسرے تیسرے گھر میں ایک ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، وہاں پر بچے اور جوان

کے لوگ ہوتے ہیں وہ اپاہج و معذور اور ڈیتھ کی صورت میں ان کو مشکلات کا سامنا ہے۔ دوسرا جو ایک اہم ایشو ہے، وہ جناب عنایت اللہ صاحب نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ یہ ہمارے اس صوبے کیلئے جو ہم روزانہ یہ رونا رو رہے ہیں کہ ہمارا صوبہ پچھلے پانچ چھ سالوں سے نہایت ایک دہشت گردی کے طوفان سے گزرا ہے، اس کیلئے یہ Kumrat Gateway منصوبہ جو ہے، منظور کرنا، یہ ہمارے لئے ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہوگا، اس لئے کہ یہ ہماری Youth کیلئے وہ Gateway ثابت ہوگا، آنے والی ہماری نسلوں کی بہتر بنیادیں اس سے مستحکم ہونگی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری آپ سے دلی گزارش ہے کہ میرے خیال میں اس کو اپوزیشن کے Perception میں لینے کے بجائے اس کو Collectively لیکر اور اس پر سنجیدہ سے غور و فکر کرکے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ اس پر حکومت ہمارا بھرپور ساتھ دے کر اس کی منظوری کی نوید سنائے گی۔ شکریہ۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister Concerned, to respond.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اطلاعات و بلدیات)</u>: مسٹر سپیکر، شکریہ۔ On behalf of government ہم اس ایڈجرنمنٹ موشن کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن تھوڑا سا چونکہ عنایت اللہ صاحب نے بڑا، وہ میرے سینیئر بھی ہیں، انہوں نے کافی ڈیٹیل میں اور Positively باتیں کیں، اس پر تھوڑا سا گورنمنٹ کا موقف بھی آجائے تو Clarity ضروری ہے۔ آج اس حوالے سے چونکہ میٹنگ ہوئی ہے، لوئر اور اپر دیر کے ایم پی ایز اور ایم این ایز صاحبان بھی میرے ساتھ تھے، پریس بریفنگ بھی ہم نے کی ہے، عنایت اللہ صاحب نے جو Facts بتائے ہیں وہ تھوڑا سا ضروری ہے کہ 2016 میں PSDP میں یہ پراجیکٹ Reflect ہوا اور وہ Unapproved رہا، 2016 میں PSDP میں سی پیک کے نام سے یہ پراجیکٹ صرف Eye wash کیلئے ڈالا گیا، ٹھیک ہے جی، 2017 کے آپ نے Facts and figures بتائے ہیں، 2017 میں بھی یہ Unapproved رہا، 2018-19 میں یہ PSDP کا حصہ ہی نہیں تھا، میں نے آج جو PSDP documents دیکھی ہیں، 2018-19 میں یہ پراجیکٹ Add نہیں ہے۔ جب نون لیگ کی حکومت ختم ہو رہی تھی تو انہوں نے جو آخری بجٹ اپنا پیش کیا، اس میں یہ پراجیکٹ Add ہی نہیں تھا وہ ڈراپ ہوگیا تھا۔ 2019 میں جب ہماری گورنمنٹ آئی، پاکستان تحریک انصاف کی وفاقی حکومت آئی تو اس میں عنایت اللہ صاحب کی معلومات کیلئے یہ PSDP project میں Add ہوا جو کہ Rehabilitation of road from Chakdara to Chitral یہ NHA کی طرف سے Add ہوا اور ایشین بینک کے تعاون سے NHA نے اس کو Execution کے فیز میں اب

Procurement start ہو گئی ہے، یہ وہی روٹ ہے، اس کا جو Existing road ہے اس کی Rehabilitation ہے۔اب آج کی جو Updated situation ہے کہ 2020 میں ہی پرائم منسٹر نے PSDP plus ایک Initiative شروع کیا، یعنی Public Sector Development Project, PSDP plus،اس کا مقصد یہ تھا کہ Obviously پبلک سیکٹر نے بھی اس میں اپنا شیئر ڈالنا ہے لیکن Majority جیسے سوات موٹر وے، سوات ایکسپریس وے فیز ون اور فیز ٹو وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سے ہونا ہے،اس Analogy پر جس طرح پشاور ڈی آئی خان موٹر وے وہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا ایک پورا میکنزم ہے اور Luckily جیسے Last time ہم نے اناؤنس بھی کیا، سوات ایکسپریس وے جو ہے، Last ECNEC سے Approval بھی اس کی آئی ہے تو Same analogy پر اس پراجیکٹ کے بارے میں فیڈرل گورنمنٹ سے خیبر پختونخوا حکومت کو انسٹرکشنز آئیں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کو کہ آپ اس بارے میں Alternate route آپ رکھ لیں، So ایک جو سی پیک کی Confusion ہے، سی پیک سے یہ پراجیکٹ ڈراپ ہوا تھا، Last Federal Government کی Term میں PSDP میں Reflect نہیں ہوا تھا، 2018-19 کی PSDP میں، So ایک یہ زیادہ ضروری ہے اور اس کے Against ہماری وفاقی حکومت نے NHA کے Through Exim Bank کوریا کے تعاون سے، Exim Bank کے تعاون سے اس پراجیکٹ کو اب وہ Procurement کے فیز میں ہے، یعنی Execution اس کی Almost start ہونے والی ہے، تو ایک وہ سی پیک والا زیادہ ضروری ہے، دوسرا وہ فیڈرل گورنمنٹ کی PSDP plus سے خیبر پختونخوا حکومت کو انسٹرکشنز آئیں کہ آپ Alternate routes define کر لیں چکدرہ ٹو دیر، اس پر Preliminary ایک Working ہوئی، Preliminary study conduct ہمارے PHA نے اور اس کے تحت تین Routes انہوں نے Indentify کر لئے جو آج ہمیں Present ہوئے، ان تین Routes کے علاوہ انہوں نے یہ Propose کیا کہ یہ تو Preliminary study ہے اور اس کی Technical viability دیکھنے کیلئے ہم Consultants کو Hire کر لیں گے، So آج وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کی In Principle Approval دے دی ہے (تالیاں) جو Feasibility conduct ہوگی اور پھر ہم وہ Submit کرینگے On the analogy of جو سوات ایکسپریس وے فیز ون، ٹو اور پھر پشاور ڈی آئی خان موٹر وے، اس کی Analogy پر ہم فیڈرل گورنمنٹ

کے ساتھ اس کو Take-up کرینگے لیکن آج اس کی In Principle Approval ہو گئی ہے، یہ ایک خوشخبری ہے کہ خیبر پختونخواحکومت نے اور فیڈرل گورنمنٹ نے اس کے اوپر بہت پہلے سے کام شروع کیا تھا، So یہ Clarity تھوڑی سی ضروری ہے کہ ایک NHA جو کام کر رہا ہے وہ زیادہ ضروری ہے، ایک سی پیک کا جو Historic اس کی Clarity ہے وہ ضروری ہے تاکہ Residents کو بھی یہ پتہ چلے، اس ہاؤس کے ممبرز کو بھی یہ پتہ چلے کہ یہ Last Government نے ڈراپ کیا تھا اور اس کے Alternate میں NHA جو ہمارا فیڈرل کا Communication Department ہے، انہوں نے یہ 230 کلومیٹر کا پراجیکٹ دیا تھا، جو چکدرہ سے چترال تک جو Existing road ہے، اس کی Full rehabilitation اور وہ Exim Bank کے تعاون سے Final stages میں ہے، اس کی Procurement start ہو گئی ہے، So یہ تھوڑی سی Clarity ضروری ہے، Otherwise, we support the Adjournment Motion and we will discuss in detail about it.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں Put کرتا ہوں، Is it the desire of the House، نہیں، میں نے کوئی، جب ڈسکشن کیلئے عنایت صاحب، آ جائیں اور وہ Agree کر لیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ عنایت صاحب، پھر ڈسکشن کیلئے، آج ہی ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں ڈسکشن کیلئے، جب انہوں نے Agree کر دیا عنایت صاحب! جب وہ ڈسکشن کیلئے Agree ہو گئے تو پھر اس پر ڈسکشن ہو گی، پھر اس دن ان کو بتا دیں۔

Is it the desire of the House that the Adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detailed discussion in the House under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 7. Mr. .Shakeel Bashir Khan, call attention notice No. 1184.

جناب شکیل بشیر خان: Thank you, Sir. میں وزیر برائے آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ لوئر سوات کینال جس کا تقریباً بیس کلو میٹر بہاؤ ضلع چارسدہ کی حدود میں واقع ہے اور دریا کے کنارے Wheel Guard نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کئی دفعہ قیمتی جانوں کا ضیاع بھی ہوا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ نہر سے اہل علاقہ کی فصلوں اور زمینوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے، لہذا حکومت وقت متعلقہ نہر پر اور خصوصاً ضلع چارسدہ میں واقع حدود پر Wheel Guard تعمیر کر کے اہل علاقہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرے تاکہ آئے روز کے حادثات سے بچا جا سکے اور دوسری جانب علاقے کے کاشتکاروں میں ہونے والی بے چینی کا خاتمہ ہو۔

جناب سپیکر! یہ ایک ضروری اور اہم مسئلہ ہے، Safety grill نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے، اس لئے میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ اس کینال پر Safety grill لگانے کیلئے آئندہ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: شکریہ، جناب سپیکر۔ انہوں نے پہلے سے کہہ دیا کہ Next ADP میں شامل کر لیا جائے کیونکہ یہ Proposed ہے، یہ چونکہ سات سو ملین کا بہت بڑا پراجیکٹ ہے اور یہ تقریباً 23 کلو میٹر چارسدہ میں ابازئی سے شروع ہوتا ہے، یہ بالکل زیر غور ہے، ڈیپارٹمنٹ کیلئے وہ تھوڑا جو فنڈنگ کا ایشو آ رہا ہے جو فنڈ کے Source وہ تلاش کر رہے ہیں یا تو اے ڈی پی میں ڈال دیں گے یا کوئی Foreign donors مل جائیں تو اس پر Already کام ہو رہا ہے کیونکہ اس میں دونوں طرف کی جو سڑکیں ہیں وہ کشادہ کرنی ہیں، نہری نظام کو مزید بہتر کرنا ہے، ایک لاکھ چونتیس ہزار کم از کم یہ جو تین ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں ہیکٹرز مین اس سے سیراب ہو گی، تو میرے خیال سے اچھا پراجیکٹ ہے، اس پر کام ہو رہا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1191.

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے صوبے میں ڈاکٹرز کے جنرل اور مینجمنٹ کیڈر میں پروموشنز کے گریڈ سترہ، اٹھارہ، انیس، بیس کے کیسز پچھلے دو تین سالوں سے تمام لوازمات مکمل ہونے کے باوجود التواء کا شکار ہیں، کورونا وباء میں ڈاکٹروں کی قربانیوں کو دیکھ کر یہ ان کے ساتھ زیادتی ہے، لہذا

آپ کے توسط سے میری گزارش ہے کہ ڈاکٹرز کا یہ مسئلہ فی الفور حل کیا جائے تاکہ وباء کے دوران یہ مزید ہمت اور دلجمعی سے کام کر کے ہمارے تحفظ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر صاحب! یو منت به غواړم جی، دا تقریباً مینجمنټ کیډر د بیس گریډ چې دی نو باسټھ دی، د ستره او اٹھاره گریډ باره سو دی، د اٹھاره او د انیس گریډ چې دی، دا پانچ سو پچیس (525) دی، د جنرل کیډر ایک سو پچیس (125) دی، دا بیس گریډ او داسې د مینجمنټ کیډر باسټھ دی، اٹھائیس دی او باره دی، نو زما دا ریکویسټ دے چې هر څه ئے تیار پراته دی، دریم کال دے او ریکویسټ ئے ورته بار بار کړے دے، په 11 تاریخ ورته هم ریکویسټ شوے دے، په 11-12-2017 باندې چې PSB دې اوشی او دوئ ته دې پروموشن ملاؤ شی جناب سپیکر صاحب، نو دا کوم حالاتو سره چې دا محکمه مخکښې نه مخ ده او چې کوم حالات Covid-19 په مونږ باندې راغلے دے نو پکار ده چې دا خو د هغې د پاره د دې نه ورسره نور هم زیات مراعات ورله ورکړے شی او زیات توجه ورله ورکړے شی۔ ما یو قرارداد هم جمع کړے دے او امید ساتم چې هغه به راشی، هغه به هم دوئ سپورټ کوی، نو د هیلتھ د دې دغه سره یو خبره کوم جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا پوائنټ ستا سو راغلو، ستا سو پوائنټ راغلو۔

جناب وقار احمد خان: نه جی، زمونږ یو ډاکټر صاحب وو، سلیم اقبال ولد عدد حسین اسسټنټ پروفیسر وو، هغه Terminate شو، بیا بحال شو جی او په ډی آئی خان کښې د Covid-19 شکار شو او هغه خپله ډیوټی بیا Join کړې وه، سروس ټریبونل بحال کړے وو جناب سپیکر صاحب، خو زمونږه پراونشل گورنمنټ د هغه خلاف سپریم کورټ ته تلے وو نو هغه اوس شهید شوے دے، نو ستاسو په توسط زما حکومت ته دا ریکویسټ دے چې هغه خپل دغه چې دی، کوم سپریم کورټ نه، هغه دې واپس کړی او هغوی له دې د شهداء هغه پیکج ورکړی، ډیره مهربانی به وی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو، مسټر سپیکر۔ دا کال اټینشن نوټس وقار صاحب پیش کړے دے او یو خو دیکښې دا خبره Clear کول پکار دی چې

کوم په دې کورونا Crisis کښې خاص کر هسې هم ډاکټران شو يا پيرا ميډيکس شو يا د هيلتھ ډيپارټمنټ يا د Health related facilities سره چې کوم خلق دی نو د هغوی هغه قربانی يا د هغوی خدمات دا په هر يو وخت کښې، مطلب په دې کښې شک نشته دے ، په هغې کښې څه بحث نشته دے ، په هغې باندی ټول د هغې تعريف هم کوی او خلق په دې باندې متفق هم دی، ټول هاؤس په دې باندې متفق دے ، بيا خاص کر چې دا کوم د کورونا دا Crises راغلل او په ديکښې زمونږه د Health related چې څومره خلق دی، هغه که ډاکټران دی، که پيرا ميډيکس دی، که نرسز دی او که نه هغه زمونږ لوئر سټاف دے ، نو هغه ټولو چې کوم کوشش او محنت اوکړو نو هغې ته زما په خيال چې خراج تحسين هم پيش کول پکار دی او د هغوی تعريف هم پکار دے ، نن هم د دغه محنت نتيجه ده چې کوم زمونږه په ملک کښې او زمونږه په صوبه کښې چې د کورونا کيسونه د هغې شرح ډيره زياته ښکته لاړه او کوم چې Death rate دے هغه د دنيا په حساب که ورته اوګورئ نو شکر الحمدلله هغه ډيره کمه پاتې شوه او کوم چې Positivity rate دے ، بلکه زمونږه دننه يا زمونږ په ملک کښې دننه نو هغه هم ډير زيات کم دے او نن د هغې نتيجه ده چې نن زمونږه کاروباونه هم ډير حده پورې واپس کهلاؤ شو، د ايس او پيز سره او زمونږه معاشره واپس رو رو خپل نارمل زندګئ اړخ ته ان شاء لله رواں دواں ده۔ اوس ديکښې په دې پس منظر کښې دا د دوئ چې کوم د پروموشن دا مسئلې دی نو په دې باندې خو هم د حکومت فوکس وو خو په دې حالاتو کښې نور هم حکومت غواړی چې دوئ Facilitate کړی او د دوئ چې کوم دا خدمت کړے دے ، په دې Corona crisis کښې چې د هغې د پاره پورا پورا د نارمل نه يا عام حالاتو نه زيات په دې باندې کار اوکړی۔ جناب سپيکر صاحب! دې وخت کښې چې څومره هم پروموشن کيسز دی، کوم چې وقار خان د هغې اړخ ته اشاره اوکړه نو زه د ډيپارټمنټ د اړخ نه او د حکومت د اړخ نه دا ايشورنس ورکولے شم، وقار خان آنريبل ممبر ته چې په هغې باندې ډير تيز کار مونږه شروع کړے دے او ډير په فوکس باندې مونږ دا کار شروع کړے دے او په ديکښې څه ايشوز وو، د سنيارټی لسټ د نوټيفکيشن پکښې لړه مسئله وه، څه کيسونه پکښې په عدالتونو کښې لګيا دی کيږی، ليجسليشن

شروع دے ، څه د کیټیګری اے هاسپټلز کښې د ډاکټرانو ټریننګ چرته نه دے شوے ، چرته هغه لوازمات پورا شوی نه دی، دې PHSA کښې د ننه د مینجمنټ کیډر د ټریننګ څه ځایونو کښې لږ ډیر ایشوز وو، بیا د هغې نه علاوه دا Personal Evaluation Report چې کوم وی، ACR، نو په څه ځایونو کښې دا نشته دے ، لا رارسیدلی نه دی، نو څه ایشوز دی خو دا ډیپارټمنټ هم دلته کښېRepresented دے ، د ایډمنسټریشن چې کوم ډیپارټمنټ دے هغوی هم ناست دی، د هیلتھ ډیپارټمنټ او د هغې نه علاوه د حکومت د اړخ نه هم زه دا ایشورنس ورکوم چې کوم دا ایشوز ما دلته کښې Point out کړل نو ډیپارټمنټ ته دا سخت هدایات دی او په دې وخت باندې د دې کال اټنشن نوټس په وساطت هم د دې فلور نه دا ډائریکشن زه ډیپارټمنټ ته ورکوم چې دا څومره پنځه شپږ ایشوز دی، په دې باندې فوری طور کار شروع کړئ، ټائم باندې پرې کار شروع کړئ او د دوئ د پروموشن چې دا کوم Process دے دا پورا کړئ، چې ډاکټرانو ته او سټاف ته ریلیف ملاؤ شی او دوئ ته خپل Due promotion ملاؤ شی۔

Mr. Deputy Speaker: Waqar Khan! Satisfied?

جناب وقاراحمد خان: جی بالکل، منسټر صاحب خو ډیر تفصیلی جواب راکړو خو په دیکښې یو لیټر دے چې هغوی کمپلیټ د هر څه ورکړے دے ، چې هر څه Clear دی، په 20-6-2020 دوئ ته ډیپارټمنټ ته شوے دے چې پراونشل سلیکشن بورډ رااوغواړئ او دا دغه پروموټ کړئ، نو زه د منسټر صاحب په دغه باندې مطمئن یم خو جی دا هدایات ورته اوکړئ چې دا کوم لیټر راغلے دے او دا کمپلیټ وی نو دا کوم چې کمپلیټ وی چې دوئ له فوری طور ورشی چې هغوی لږ کوټې هغه خبره چې د خوشحالئ ساه واخلی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان! څه تپوس ئے تاسو نه اوکړو جی۔

وزیر قانون: ما خو ایشورنس ورکړو جی، زما په خیال اوس دې لږ صبر اوکړی۔

Mr. Deputy Speaker: Satisfied?

جناب وقاراحمد خان: سر، لږه مهربانی اوکړئ چې----

وزیر قانون: ان شاء الله ساه به واخلئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی، هغه به تاسو ډسکس کړئ۔

وزیر قانون: هغه به اوس د هیلتهٔ والا که څوک هم ناست وی نو زه ورته وایم چې تاسو سره کېښینی چې ان شاء الله دا ایشو سر دست درته هم حل کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فضل الهیٰ صاحب چټ ئے رااولیږلو چې زه خبره کول غواړم او اوس پخپله موجود نه دے۔ نعیمه کشور صاحبه، شفیق آفریدی صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے حلقے میں یہ اے آئی پی پروگرام میں کچھ روڈز کی منظوری ہوئی تھی جس پر باقاعدہ کام بھی شروع ہوا ہے۔اس روڈز کے Right of the way میں کچھ پرابلمز تھے، قبرستان، مسجد وغیرہ دورافتادہ علاقہ ہونے کی وجہ سے ایک ہفتہ پہلے میں نے ہائی وے ڈویژن خیبر کے ایکسیئن اور ایس ڈی او کے ساتھ ایک وزٹ ترتیب دے دیا جس کے اوپر ہم وہاں وزٹ پر گئے لیکن جب ہم وزٹ پر گئے تو ہمارے حلقے کا جو ایم این اے اقبال آفریدی ہے، انہوں نے پھر اس ایس ڈی او اور ایکسیئن کے خلاف ڈیپارٹمنٹ میں پریشر Initiate کیا کہ یہ ادھر کیوں گئے؟ اس کے ساتھ ہی اس کا تبادلہ کیا جائے جناب سپیکر صاحب، پھر ایس ڈی او کا تبادلہ ہو جاتا ہے اس کی شکایت پر، اس سے تو یہ ایک تاثر جاتا ہے کہ اگلے دنوں میں کوئی ڈیپارٹمنٹ بھی ایم پی اے کے ساتھ جانے سے Hesitate کرے گا، ایک تو ایم این ایز کا کوئی دائرہ اختیار معلوم بھی نہیں ہے کہ وہ صوبائی ڈیپارٹمنٹ میں بے جا مداخلت کرتے ہیں اور آئے روز افسروں کے ساتھ جھگڑے بھی کرتے ہیں، اس کے ساتھ مختلف حربے استعمال کرتے ہیں، تو اس سے میرا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے، ایس ڈی او کے تبادلے سے میری کوئی غرض نہیں ہے لیکن ہم کس طرح کام چلائیں گے؟ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ میرے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار نہیں ہو گا۔ تو میری غرض یہ ہے کہ اس ایس ڈی او کا تبادلہ منسوخ کیا جائے، اس کو ٹرانسفر نہ کیا جائے، ایم این ایز کیلئے اگر کوئی سکیم وغیرہ گورنمنٹ دیتی ہے، اس میں ہماری کوئی وہ نہیں ہے لیکن کچھ تو حدود معلوم ہوں، وہ تو بالکل یعنی پوری گورنمنٹ کو Hijack کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، شفیق صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں، انہوں نے جو بات کی، وہ میرے خیال میں بحیثیت اس ہاؤس کے ممبر ہم سب کیلئے بہت زیادہ Important ہے۔ جو Accelerated Implementation Program ہے جو خاص کر ضم شدہ اضلاع کیلئے وہ تجویز ہوا تھا، اس کا مقصد یہی

ہے کہ نارمل اے ڈی پی سے ہٹ کر ان اضلاع میں چونکہ یہ بہت پیچھے رہ گئے ہیں، بہت Backward اور بہت زیادہ پسماندہ رہ گئے ہیں تو ابھی یہ ہمارے ایک صوبے میں سارے ضم ہو گئے ہیں، ہمارا ایک صوبہ بن گیا، وہ خیبر پختونخوا، تو اس کے پیچھے مقصد یہ بھی تھا کہ اے ڈی پی پراجیکٹ جو ہیں وہ Accelerated طریقے سے یہ پراجیکٹس ہوں اور جلدی جلدی سے ڈیویلپمنٹ ہو تاکہ یہ ضلعے بھی At par آ سکیں، دوسرے Settled جو پہلے سے اضلاع ہیں At par ان کے پاس آ سکیں۔ اب سر، یہاں پر جو ایشو ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر سکیمز کی نشاندہی کون کرے گا؟ اس میں کوئی شک نہیں، بات یہاں پر نہیں ہے، نہ اس میں کوئی ابہام کی بات ہے، میں تھوڑی سی ڈیٹیل اس لئے آپ کو اور ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں تاکہ یہ شکوک وشبہات اگر کسی حکومتی آفیسر کے ذہن میں ہیں، سرکاری آفیسر کے ذہن میں ہیں تو وہ بھی دور ہو جائیں، اس فلور آف دی ہاؤس سے پریس میڈیا میں بھی یہ رپورٹ ہو جائے اور یہ ہاؤس کے ریکارڈ پر بھی آ جائے، جتنی بھی Developmental schemes ہیں، Obviously ان کا ایک طریقہ کار ہے، ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ ضلع کو ایک ضرورت ہوتی ہے کسی سکیم کی تو وہ ضلع سے ڈیپارٹمنٹ اس سکیم کو تجویز کرتا ہے اور وہ پہنچتی ہے، پھر اس کے صوبائی دفتر میں، اگر وہاں پر بھی اس کی Approval ہو جاتی ہے اور پھر وہ اے ڈی پی میں یا اے آئی پی میں شامل ہو جاتی ہے، اگر کوئی امبریلہ سکیم ہو گی، تو وہ بھی اسی طریقے سے صوبے میں آگے جا کے وہ پی ڈی ڈبلیو پی میں جاتی ہے یا اگر اس کی رقم کم ہے، Cost کم ہے تو وہ DDWP سے Approve ہوتی ہے، پھر Administrative approval کے بعد جا کے وہ ٹینڈر ہوتی ہے، ٹینڈر کے بعد اس کے اوپر کام شروع ہوتا ہے۔ اب جو ضم اضلاع ہیں، ان میں حکومت کے پہلے دنوں میں ایک کمیٹی ہم نے بنائی، کیبنٹ سے Approve ہو کر اور اس میں DC کے دفتر کو ایک Coordination کا دفتر بنایا گیا، اس میں جو Elected Representatives ہیں تو ان سے Feedback لیکر پھر وہاں سے پراجیکٹ Approve کروا کر یا Suggest کروا کر آگے بھیج دیتے ہیں، اس طریقہ کار کے اوپر تھوڑا سا اعتراض آیا کہ اس سارے Process کو Head کرنا چاہیئے Elected Representatives کو، اور وہاں پر ہماری DDAC کی کمیٹیاں بھی ہر ضلع کے اندر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اگر DDAC کی کمیٹی کے بھی کوئی بھی ممبر میرے خیال میں سب سے زیادہ تو آپ بھی Elected ہیں، ادھر سارے ممبرز جو بیٹھے ہیں Elected Members ہیں، ایک Elected Member سے زیادہ کس کو یہ اندازہ ہو گا کہ اس ضلع کے اندر یا اس حلقے کے اندر یا اس شہر کے اندر یا

اس قصبے کے اندر یا اس گاؤں کے اندر اس پراجیکٹس کی ضرورت ہے؟ مثلاً آپ مجھ سے پوچھیں، تو اگر ضلع چارسدہ کے اندر اگر کوئی DC کہے گا یا کوئی ایکسیئن کہے گا کہ مجھے زیادہ پتہ ہے نہ کہ آپ کو زیادہ پتہ ہے تو میرے خیال میں وہ غلطی پر ہونگے، کیونکہ Elected Members تو ووٹ مانگتے ہیں، وہ لوگوں کے ہر ایک گاؤں میں جاتے ہیں، غمی خوشیوں میں جاتے ہیں، اس کے وہاں پر تعلقات ہوتے ہیں، سارے لوگوں کے ساتھ روابط ہوتے ہیں، روزانہ کی بنیاد پر ہمیں یہ Point out ہوتا ہے کہ یہاں پر یہ کمی ہے، یہاں پر اس پراجیکٹ کی ضرورت ہے، تو سر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں نے اتنی لمبی بات اس لئے کہہ دی ہے کہ ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلی سے پچھلی کیبنٹ میٹنگ میں ایک ایجنڈا آئٹم آیا تھا، اس کے اوپر بحث ہوئی اور وہ پھر Approve ہو گیا، اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ ڈائریکشنز دی ہیں کہ جو بھی Elective Representatives ہیں، آپ نے Feedback وہاں سے لینی ہے نہ کہ آپ کسی Elective Representative کو اور اس کی Feedback کو آپ Ignore کر دیں، تو اس کے اوپر کوئی ابہام نہیں ہے، میں فلور آف دی ہاؤس سے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، خاص کر جو Developmental, Works Departments ہیں، ان کو بھی اور دیگر Lined Departments کو بھی ہر ضلع کے اندر، یہاں سے یہ بات Clear ہونی چاہیئے، فلور آف دی ہاؤس سے میں کر رہا ہوں، حکومت کی طرف سے ذمہ واری کے ساتھ میں کہہ رہا ہوں کہ Elected Representative کی جو Feedback ہے، اس کی Priority number one ہوگی کیونکہ یہ اس کا حق ہے، ووٹ لیکر وہ اس اسمبلی میں آیا ہے، ووٹ لیکر پھر اس نے واپس اپنے حلقے میں جاکر ادھر پھر ووٹ مانگنا ہے اور پھر لوگوں کا سامنا کرنا ہے، براہ کرم میں یہ ڈیپارٹمنٹس سے یہ Strictly کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو بھی Elected Representative کی سکیمز، آپ نے وہی سکیمز بھیجنی ہیں، اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کے علاوہ بھی کوئی Proposal ہے تو وہ بھی بیشک آپ بھیجیں، اس کے اوپر یہاں فورم کے اندر بحث ہوگی، جس سکیم کی ضرورت ہے تو وہ آئے گی۔ سر، یہ تو میرے خیال میں Clear ہو گیا کہ اگر شفیق صاحب سمجھتے ہیں، وہ ہمارے آنریبل ممبر ہیں، کسی بھی ایس ڈی او، ایکسیئن، جو بھی ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کہ وہ جس آفیسر کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اگر ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، ان کی بات کو وزن نہ دیا گیا ہے، ان کی بات کو نہیں سنا گیا، تو میں ان سے یہی پھر کہونگا کہ وہ استحقاق لے آئیں، In writing یہاں اسمبلی میں جمع کر دیں، ہم اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیج کر اس کے اوپر

پورا دیکھیں گے۔ آخری بات، یہاں پر ایک ایسا سبجیکٹ بھی ہے کہ میرے خیال میں زیادہ اس کے اوپر بات نہیں ہوتی ہے، جو قومی اسمبلی میں ہمارے جو ممبرز ہیں، جو ہمارے صوبائی اسمبلی میں ممبرز ہیں، یہ ذرا سا نازک ایشو ہے کیونکہ وہ بھی ووٹ لیکر Elect ہو کر وہاں پر گئے ہیں، یہاں پر ایم پی ایز بھی آئے ہیں لیکن یہاں پر واضح ہے صوبائی حکومت کے صوبائی ڈیپارٹمنٹس کی ایک واضح Jurisdiction ہے، اسی طرح جو فیڈرل حکومت ہے ان کی ایک واضح Jurisdiction ہے، مثلاً اگر آپ دیکھ لیں تو میرا اور آپ کا کام بھی Elected Member، آپ ابھی Chair پر ہیں لیکن آپ Elected Member بھی ہیں، اگر ہمارا PESCO کے ساتھ کوئی کام ہے تو ہمارا بھی کام آتا ہے لیکن وہ فیڈرل ادارہ ہے، ایم این اے بھی ادھر جاتا ہے، وہ بھی کام کرتا ہے، جو ہمارا سوئی گیس کا ادارہ ہے، SNGPL ہے مثلاً وہ تو فیڈرل ادارہ ہے لیکن ہمارے بھی ادھر کام آتے ہیں، ہم نے بھی وہاں پر عوامی بات کرنا ہوتی ہے، اس طرح کوئی پابندی نہیں ہے، اگر کوئی ایم این اے سمجھتا ہے کہ وہ بھی ہمارے لئے Respectable ہیں، وہ بھی آنریبل ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں، اگر کوئی سکیم وہاں پر ڈالنا چاہیں تو علاقے کی بہتری کیلئے وہ بھی Suggest کر سکتے ہیں، ایک عام سیٹیزن بھی Suggest کرتا ہے، کوئی اگر عام شہری ہے، وہ بھی Suggest کرے تو اس کے اوپر بھی کوئی پابندی نہیں، ایم این اے کے اوپر یا کسی اور کے اوپر بھی یہ پابندی نہیں ہے۔ چونکہ میں تو یہی ریکویسٹ کرونگا کہ ہمارے ایم این ایز جو ہیں وہ کوشش عوام کی خدمت کیلئے کرتے ہیں، اگر وہ کوشش کریں کہ PSDP میں سکیمز ڈالیں اور سوئی گیس کی سکیمز ڈلوائیں، واپڈا کے اندر سکیمز ڈلوائیں تو وہ وہاں سے محنت کر کے لوگوں کیلئے حلقے کے لوگوں کیلئے علاقے کے لوگوں کیلئے ترقی لائیں گے، یہاں سے ہم ایم پی ایز جو ہیں، ہم سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ میں، پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں، اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں، ہیلتھ میں، ایجوکیشن میں جو صوبائی سبجیکٹ ہیں یا ہم کوشش کر کے وہ علاقے کیلئے ترقی لے آئیں گے، اس میں کوئی Point scoring یا کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہے، ایم این ایز بھی کوشش کریں، ایم پی ایز بھی کوشش کریں، اپنے اپنے اداروں سے یا ڈیپارٹمنٹ سے وہ کوشش کر کے سکیمز لائیں، اگر کوئی ایم این اے PSDP میں کوئی سکیم مثلاً پشاور میں ڈلوادیں، میرے خیال میں آپ اگر پشاور سے Elected MPA ہیں تو آپ خوش ہونگے کہ کسی ایم این اے PSDP کے اندر پشاور کیلئے کوئی پراجیکٹ ڈالا ہوا ہے، ہم شاباش بھی دینگے اور اس کی تعریف بھی کرینگے۔ اس طرح آپ Being a Member of this House یا اس اسمبلی میں اگر آپ کوئی پراجیکٹ ڈالیں گے، سکیم ڈالیں گے تو ان کو بھی شاباش کہنا چاہیئے

اور ان کی بھی تعریف کرنی چاہیئے۔ مقصد یہ ہے کہ عوام کو ریلیف ملے۔ اب سر، میں آخر میں یہی کہونگا کہ شفیق صاحب یہاں پر پریویلج موشن جمع کریں، ان کی شکایت ہے، ایس ڈی او کے خلاف اور وہ پریویلج موشن جمع کریں، اس کو ہم کمیٹی میں دیکھیں گے، اس کے بعد اگر اس کے اوپر یہ چارجز ثابت ہوئے تو پھر ہم آگے جاکر کارروائی بھی کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب! آپ نے میرے خیال سے ان کی بات صحیح نہیں سنی، ان کی ایس ڈی او کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے، آپ نے کافی تفصیلی بات کی ہے، آپ نے کافی تفصیلی بات کی ہے، امید ہے کہ شفیق صاحب کی سمجھ بھی آ گئی ہو۔ ایک بات کافی Clear ہے، جب پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے تو انہوں نے بھی کہی تھی، ابھی جب محمود خان صاحب چیف منسٹر ہیں تو وہ بھی کہتے ہیں کہ ہر ایم پی اے اپنے علاقے کا چیف منسٹر ہے، (تالیاں) یہ تمام وزیر اعلیٰ صاحبان کی وہ ہے تو ایم این ایز صاحبان بھی ہمارے Colleagues ہیں، وہ بھی اپنے حلقے کے عوام کیلئے کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن جس طرح سلطان خان صاحب نے کہا ہے کہ اگر وہ فیڈرل سے اپنے حلقوں کیلئے لائے اور پراونشل سے ایم پی ایز لائیں تو عوام کی بہتری ہوگی، وہ وہاں سے کچھ لائیں گے، ایم پی ایز یہاں سے لائیں گے تو اس میں عوام کی بہتری ہوگی۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 11 اگست 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)